الِہامی پیغام

فِلپّیوں کے نام

پَولُسؔ رسُول کے خط

کی

تفسیر

مُصنّف

جانتھن ٹرنر

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

ناشرین:

آوازِ حق

۲۰۱۹

www.awazehaq.com

فہرستِ مضامین

باب	مضمون	صفحہ
۱	تعارف اور آداب	۱
۲	پَولُس رسول کی شکرگُزاری	۷
۳	پَولُس رسول کی دُعا اور خُوشی	۱۴
۴	دُعا کا انجام، خُوشخبری کے مُوافق چال چلن	۲۰
۵	مسیح یِسُوع کا مِزاج	۲۶
۶	فرمانبرداری	۳۳
۷	دو خادم	۴۰
۸	راستبازی	۴۷
۹	نشان کی طرف دَوڑنا	۵۳
۱۰	یکدِل رہیں	۶۰
۱۱	اطمینان	۶۷

تمہید

پاک کلام میں لکھا ہے، ''ہر ایک صحیفہ جو خُدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اور اِلزام اور اِصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لِئے فائِدہ مند بھی ہے تا کہ مردِ خُدا کامِل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لِئے بِالکل تیّار ہو جائے۔''
(۲۔تیمُتھیُس ۳:۱۶۔۱۷)

''اِلہامی پیغام'' عُنوان کے تحت ہم آپ کی خدمت میں بائبل مُقدس کی مختلف کتابوں کی تفسیر پیش کرتے ہیں تا کہ نہ صِرف مسیحی بلکہ غیر مسیحی دوست بھی حکمت و زندگی سے بھرپور پاک کلام کو آسانی سے سمجھ کر خُدا کی نظر میں کامل و نیک بن سکیں۔ مگر آیئے سب سے پہلے یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ ''اِلہام'' کیا ہے؟ اِلہام جس یونانی لفظ کا ترجمہ ہے، اُس کا مطلب ہے ''وہ جو خُدا کی طرف سے پُھونکا گیا''۔ یعنی جس طرح خُدا نے عملِ تخلیق کے وقت اِنسان کے نتھنوں میں اپنی رُوح پُھونکی تھی، اُسی طرح اُس نے پاک صحیفوں میں بھی اپنی تخلیقی رُوح پُھونک دی ہے۔ رُوح اُلقدُس کی یہ سرگرمی ابتدائی کلیسیا کے لِئے اِس بات کا ثبوت تھی کہ یہ صحیفے اِلہامی ہیں۔ خُدا نے اپنے پاک رُوح کے وسیلے سے اپنا کلام اِنسانی لفظوں میں پُھونک دیا۔ اِسی ٹھوس حقیقت پر مسیحی کلیسیا نے ہمیشہ دعویٰ کِیا کہ بائبل مُقدس ایک اِلہامی کتاب ہے، یعنی اُس کا منبع و

سرچشمہ خُدا ہے۔ تو آیئے، ہم بائبل مُقدس میں سے فِلپّیوں کے نام، پَولُس رسُول کے خط کی تفسیر پر غور کریں:

پہلا باب

تعارف اور آداب

(فِلپّیوں ۱:۱-۲)

ایک بوڑھا شخص اپنی گزری ہوئی زندگی کے بارے میں سوچ رہا تھا، کہ اُس کی نظریں اُن زنجیروں پر جا کر ٹھہر گئیں جنہوں نے اُسے جکڑ رکھا تھا، اور وہ اُن حالات و واقعات کے بارے میں سوچنے لگا جن کے سبب سے وہ جیل میں قید و سزا کاٹ رہا تھا۔ وہ قید میں اپنے اُستادوں اور اُن کی دی ہوئی تعلیم کو یاد کر رہا تھا۔ اُسے اپنی وہ گرمجوشی اور غیرت یاد آ رہی تھی جس میں بہہ کر وہ مسیح کے پیروکاروں کو ستاتا بلکہ جیل میں ڈال کر ہلاک کر دیتا تھا، اور پھر اُسے اپنے ساتھ بیتے ہوئے وہ حیران کن واقعات و حادثات بھی یاد آئے جب وہ خود مسیحی بن کر مسیح کا سچا پیروکار بن گیا۔ اُس نے سوسائٹی میں اپنے اعلیٰ سماجی اور سیاسی رُتبے کے بارے میں بھی سوچا، جس کو وہ مسیح کی پیروی کرنے کے جوش و جذبے میں ڈوب کر پیچھے چھوڑ آیا تھا، اور پھر اُس نے دُکھوں، تکلیفوں اور خطروں کو یاد کِیا جو اُسے تبلیغی دَورے کرتے ہوئے پیش آئے، مگر اَب وہ جیل میں بند پڑا تھا۔ کیا یہ سب کچھ اُس کے ساتھ ہونا چاہیے تھا؟ اُس کا مستقبل کیا تھا؟ کیا اَب وہ صرف تلوار کا اِنتظار کر رہا تھا جو اُس کے گلے پر چلنے والی تھی؟ اُس کو اپنی زندگی کے اِس طویل سفر کی محنت و مشقت کا کیا صِلہ

مِلا؟ کیا اُس نے اپنی ساری طاقت و قوت فضول ہی خرچ کر دی؟ جب وہ اِن سب سوالات پر سوچ بچار کر رہا تھا تو ایک تحفے کو یاد کر کے وہ مسکرانے لگا جو کسی نے اُسے بھیجا تھا، اُس کے چہرے پر مسکراہٹ مزید پھیل گئی جب اُس نے اُن لوگوں کے بارے میں سوچا جنھوں نے اُس کو یہ تحفہ بھیجا تھا۔ یہ برکت اُس کی زندگی اور اُس کے کام کی بدولت تھی، اُسے مستقبل میں نہ جانے کتنی ہی مشکلات اور تکلیفوں سے گزرنا پڑے گا اُسے معلوم نہ تھا مگر وہ یہ جانتا تھا کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اُس سے وہ مطمئن اور خوش ہے، اور جب وہ اِن سوالات میں کھویا ہوا تھا تو اُس نے خدا کے پاک رُوح کی حضوری کو محسوس کِیا کہ وہ اِن لوگوں کو خط لکھے۔ اُس نے اپنے ساتھی اور اُس کے معاون کو بُلایا اور خط لکھنا شروع کر دیا۔ وہ قیدی جس کا یہاں ذکر ہو رہا ہے پولس رسول ہے اور وہ لوگ جن کے نام وہ یہ خط لکھ رہا ہے شہر فلپی کے رہنے والے ہیں۔

وہ خط کچھ اِس طرح سے شروع ہوتا ہے، ”مسیح یسوع کے بندوں پولس اور تیمتھیس کی طرف سے فلپی کے سب مقدسوں کے نام جو مسیح یسوع میں ہیں نگہبانوں اور خادموں سمیت، ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔“

پولس رسول اپنے آپ کو اور تیمتھیس کو مسیح یسوع کا بندہ کہتا ہے۔ لفظ جو یہاں اِستعمال ہوا ہے اُس کا مطلب ہے غلام، اگر ایک شخص مسیح کا غلام ہے تو مسیح کا نہ صرف اُس پر مکمل اختیار ہو گا بلکہ وہ اُس کے ماتحت و تابع بھی ہو گا۔ مسیح یسوع مالک ہے اور یہ اُس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کو

اُن کا مقام اور کام بتائے۔ پولس رسول زنجیروں میں جکڑے ہونے کے باوجود اِس لئے خوشی محسوس کرتا ہے کہ خواہ حالات کِتنے ہی بدتر کیوں نہ ہوں اُس کی زندگی کا کنٹرول و اختیار مسیح کے ہاتھ میں ہے۔

پولس رسول جن لوگوں کو یہ خط لکھ رہا ہے وہ اُنہیں ''مُقدسوں'' کہتا ہے۔ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مقدس صرف وہ شخص کہلا سکتا ہے جس نے کوئی خاص کام کر کے ثواب کمایا ہو جس کی وجہ سے وہ خدا کے ہاں مقبول و پسندیدہ ہے، مگر پولس رسول کا یہ مقصد ہرگز نہیں، پاک کلام کے مطابق مقدس وہ ہے جو ایماندار ہے، ایک ایسا ایماندار جو مسیح کو خدا کا بیٹا تسلیم کرتا ہو، اور سب سے بڑھکر یہ کہ وہ مسیح میں پاک کِیا گیا ہو۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ پولس رسول مسیح کے پیروکاروں کو لکھ رہا ہے یعنی وہ جو مسیحی ہیں۔ اِس کے برعکس اگر کوئی مسیح میں پاک نہیں کِیا گیا تو وہ مقدس ہرگز نہیں۔

پولس جن لوگوں کو یہ خط لکھ رہا ہے وہ فلپی میں ہیں۔ یہ شہر اسکندرِ اعظم کے باپ فلپس نے تعمیر کروایا تھا جو مکدُنیہ کا بادشاہ تھا۔ جب پولس رسول نے یہ خط لکھا یہ شہر رُوم کی کالونی یا نوآبادی تھا، یہ کالونی مکدُنیہ کے صوبے میں شاہراہِ اعظم پر ہے جو رُوم کو مشرق سے مِلاتی ہے۔ آج اِس کے کھنڈرات یونان میں ہیں۔ فلپی کو چرچ یعنی کلیسیا کی تاریخ میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ پولس رسول نے مکدُنیہ کا سفر خدا کے الہام یا رویا سے شروع کِیا۔ یہ فلپی شہر ہی تھا جہاں پولس نے پہلی مرتبہ مغرب میں اپنی تبلیغ کا آغاز کِیا۔ فلپی کا چرچ پہلی کلیسیا تھی جس کی اُس نے یورپ میں بُنیاد رکھی۔ فلپی ہی وہ مقام ہے

جہاں پولس اور سیلاس کو بے انصافی کے تحت جیل میں بند کر دیا گیا اور اُن کے ایمان سے جیل کا انچارج اِس قدر متاثر ہوا کہ وہ بھی مسیح کا پیروکار بن گیا، اِس واقعہ کا ذکر اعمال کی کتاب کے ۱۶ باب میں ہے۔

پولس رسول کچھ مُقدسوں کو جنہیں یہ خط لکھ رہا ہے، نگہبان اور خادم کہتا ہے، یہ دونوں عہدے چرچ میں کام کرنے والوں کے ہیں۔ پاک کلام میں نگہبان کو بشپ یا بزرگ یا گلہ بان یا پاسٹر بھی کہتے ہیں۔ چرچ کی رُوحانی صحت و ترقی اُن کی ذمہ داری ہوتی ہے، اور نگہبان اور خادم کے مددگار و معاون کو خادم یا ڈیکن کہتے ہیں، جو چرچ کی جسمانی اور دُنیاوی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں تاکہ نگہبان رُوحانی ضروریات پر پوری توجہ دے سکیں۔ یہ بات غور طلب ہے کہ نئے عہدنامہ یعنی اِنجیلِ مُقدس کے زمانے میں ایک چرچ میں صرف ایک نگہبان یا پاسٹر نہیں ہوتا تھا بلکہ کئی ہوتے تھے۔

پولس رسول لوگوں کو ''ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح'' کے نام سے آداب و سلام بھیجتا ہے، اور یہ اُن کے لئے ایک یاد دہانی ہے کہ مسیح کے پیروکار خدا کے گھرانے میں شامل ہو چکے ہیں۔ خدا کہیں دُور، الگ تھلگ نہیں بیٹھا ہوا، اور نہ ہی وہ کوئی ظالم و جابر ہے جس تک ہم پہنچ نہیں سکتے، بلکہ وہ حفاظت و نگہبانی کرنے والا ایسا خدا ہے جو ہمارے قریب ہے اور جس تک ہم جب چاہیں پہنچ سکتے ہیں۔ خدا کو ''ہمارا باپ'' کہنے سے پولس رسول لوگوں کے ساتھ اپنا گہرا رشتہ وتعلق ظاہر کر رہا ہے کہ ہم سب خدا باپ میں ایک ہیں۔

اگرچہ وہ ایک رسول ہے مگر وہ خدا کے گھرانے کا ایک فرد ہونے کے ناتے اُن کا بھائی بھی ہے۔

اپنے خط کے آغاز میں آداب و سلام بھیجتے ہوئے وہ مسیح کو ''خداوند'' کہتا ہے۔ اِس کے دوسرے باب میں پولس رسول واضح کرے گا کہ خدا نے مسیح کو یہ نام دے کر وہ جلالی مقام بخشا جو صرف اور صرف خدا ہی کا حصہ ہے۔ مسیح کو خداوند کہنے سے خدا نے اُسے ایک عظیم ترین حکمران و بادشاہ بنا دیا ہے، اِس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ خدا کے اپنے جلال میں کوئی فرق یا کمی آ گئی ہے بلکہ اِس سے اُس کے جلال اور شان و شوکت میں اَور بھی اضافہ ہوا ہے۔ جب ہم مسیح کو خداوند کہتے ہیں تو خدا نے جو کِیا اُس کے ساتھ متفِق ہوتے ہیں۔

یسوع صرف ''خداوند'' ہی نہیں بلکہ مسیح بھی ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ یسوع مسیح کو عظیم ترین حکمران و بادشاہ مقرر کرنے کے علاوہ خدا نے اُسے نبی اور کاہن بننے کے لئے مَسح بھی کِیا۔ ایک نبی کی حیثیت سے مسیح کا کام خدا کے کلام کو ہم تک پہنچانا ہے۔ اُس نے فرمایا، ''...یہ باتیں جو مَیں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا لیکن باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔'' (یوحنا ۱۴:۱۰)

لیکن مسیح یسوع نے صرف خدا کا کلام ہی ہم تک نہیں پہنچایا بلکہ وہ خود خدا کے کلام کا پَرتو، اُس کی ذات کا عکس ہے، اِسی لئے وہ کلمہ کہلاتا ہے۔ اُس کے نہ صرف کام، اعمال اور زندگی بلکہ اُس کی ساری ذات و شخصیت خدا کا پیغام و کلام ہے۔ ایک کاہن کے رُوپ میں مسیح نے اپنی زندگی ہمارے گناہوں

کے لئے قربان کر دی، بلکہ وہ اپنے پیروکاروں کی طرف سے خدا کے حضور التجائیں اور درخواستیں بھی پیش کرتا ہے۔ پاک کلام میں لکھا ہے، ''پس جب ہمارا ایک ایسا بڑا سردار کاہن ہے جو آسمانوں سے گذر گیا یعنی خدا کا بیٹا یسوع تو آؤ ہم اپنے اِقرار پر قائم رہیں، کیونکہ ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا۔'' (عبرانیوں ۴: ۱۴-۱۶)

فلپی کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے لئے پولس رسول فضل کی خواہش کرتا ہے۔ فضل ہمارے ساتھ ایک ایسی طرف داری ہے جس کے ہم اہل نہیں۔ اِس کے برعکس شریعت ہمیشہ ہم پر لعن طعن و ملامت ہی کرتی ہے۔ خدا کے احکامات کو توڑنا گناہ کہلاتا ہے، اور گناہ جب بھی سرزد ہو گا اُس کی سزا بھی ہو گی، لیکن مسیح کے پیروکاروں کو فضل دیا گیا ہے، اگرچہ وہ گناہگار ہیں مگر مسیح نے اُن کی سزا خود سہہ کر گناہ کی موت سے چھڑا لیا۔

فلپی کے رہنے والوں سے پولس رسول دوسری چیز جو چاہتا ہے وہ اطمینان ہے۔ اطمینان کا مطلب یہ نہیں کہ بس محنت مشقت اور دکھ تکلیف کا خاتمہ ہو گیا، بلکہ اِس سے مُراد رُوح کا وہ اطمینان و سکون ہے جس کے وسیلے سے اِنسان دکھوں اور تکلیفوں کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکتا ہے۔ فضل اور اطمینان صرف خدا اور مسیح یسوع ہی سے حاصل ہو سکتے ہیں، اگر ہمارے پاس اطمینان نہیں ہے تو یقینا ہماری نظریں کسی اَور طرف ہیں۔

دُوسرا باب

پَولُس رسول کی شکرگزُاری

(فِلِپّیوں ۱:۳-۸)

فلپی میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو سلام دُعا کرنے کے بعد، پولس رسول اپنے الہامی خط کو ایک نہایت قابلِ توجہ بیان سے جاری رکھتے ہوئے پہلے باب کی ۳ سے ۶ آیت میں لکھتا ہے، ''مَیں جب کبھی تمہیں یاد کرتا ہوں تو اپنے خدا کا شکر بجا لاتا ہوں، اور ہر ایک دُعا میں جو تمہارے لئے کرتا ہوں ہمیشہ خوشی کے ساتھ تم سب کیلئے درخواست کرتا ہوں، اِس لئے کہ تم اول روز سے لے کر آج تک خوشخبری پھیلانے میں شریک رہے ہو، اور مجھے اِس بات کا بھروسا ہے کہ جس نے تم میں نیک کام شروع کِیا ہے وہ اُسے یسوع مسیح کے دِن تک پورا کر دے گا۔''

اِس بیان میں ہم نہ صرف اُن لوگوں کے بارے میں جانتے ہیں جن کو وہ یہ خط لکھ رہا ہے بلکہ ہمیں پولس رسول کے دِل کا بھی پتہ چلتا ہے۔ ہم کتنے لوگوں کو یاد کر کے خدا کا شکر بجا لاتے ہیں؟ شکر بجا لانا تو دُور کی بات، کیا ہم اُن لوگوں کے لئے دُعا کرتے ہیں جنہیں ہم جانتے ہیں؟ شائد یہ پوچھنا زیادہ ضروری ہو گا کہ جب لوگ ہمیں یاد کرتے ہیں تو خدا کا شکر بجا لاتے

ہیں۔ کیا لوگ ہمیں تکلیف و تلخی کے ساتھ یاد کرتے ہیں؟ کیا ہماری یاد اُن کے دِل میں مایوسی اور غصہ پیدا کرتی ہے یا خوشی اور شکر گزاری لاتی ہے؟

پولس رسول اپنی شکرگزاری کی دو وجوہات بتاتا ہے، ایک تو یہ کہ فلپی کے رہنے والے مسیح کے پیروکار ''خوشخبری کے پھیلانے میں شریک رہے۔'' جب کوئی خدا کے فضل کا تجربہ اور مسیح کے وسیلے سے گناہوں کی معافی کا تجربہ حاصل کر لیتا ہے تو یہ ایک قدرتی بات ہے کہ وہ دوسروں کو بھی اِس خوشخبری میں شریک کرے گا۔ مسیح کا کوئی پیروکار ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ خود تو مسیح کی محبت کا مزہ لے اور دوسروں کو موقع نہ دے کہ وہ بھی اِس تجربے سے گزریں۔

شکرگزاری کی دوسری وجہ پولس رسول یہ پیش کرتا ہے کہ خدا مسلسل مسیح کے پیروکاروں کی زندگی میں کام کر رہا ہے۔ خدا یہ نہیں کرتا کہ کسی کو تبدیل کرے اور اپنا کام مکمل ہوئے بغیر اُسے اکیلا چھوڑ دے۔ پولس رسول کسی خاص کام کی طرف اشارہ نہیں کرتا جو خدا کرے گا مگر وہ اِتنا ضرور کہتا ہے کہ وہ کام اچھا اور نیک ہی ہو گا۔ خدا کی صفات میں ایک صفت یہ ہے کہ وہ نیک اور اچھا ہے، اور جو کام وہ مسیح کے پیروکاروں میں کرتا ہے وہ بھی نیک اور اچھے ہی ہوں گے۔

خدا اپنا کام جاری رکھے گا، ''یسوع مسیح کے دِن تک پورا کر دے گا۔'' یقینا یہ اُس طرف اشارہ ہے جب مسیح یسوع دوبارہ دُنیا میں آئے گا اور بنی نوع اِنسان کا اِنصاف کرے گا۔ کچھ لوگ محسوس کرتے ہیں کہ اِس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ پولس رسول اور فلپی میں رہنے والے مسیح کے پیروکار اُمید رکھتے ہیں کہ

مسیح بہت جلد آنے والا ہے۔ مثال کے طور پر اِسی خط کے ۴ باب کی ۵ آیت میں پولس رسول لکھتا ہے، ''خداوند قریب ہے۔''

یقیناً ہر کوئی اپنی زندگی بہتر طور پر گزارنے کی کوشش کرے گا، اگر اُسے یہ پتہ ہو کہ کسی بھی وقت اُس کے اعمال کا حساب ہونے والا ہے، مگر زیادہ امکان ہے کہ پولس یہاں اُن کاموں کا بیان کر رہا ہے جو خدا مسیح کے پیروکار کی زندگی میں کر رہا ہے، نہ کہ وہ مسیح کی آمد کے بارے میں بتا رہا ہے۔ مسیح کے پیروکار کی زندگی میں خدا کا کام اُس کی جسمانی موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے، خواہ مسیح کی آمد قریب ہو یا دُور، اُس کے پیروکاروں کو اُس دِن کا کچھ بھی ڈر خوف دِل میں نہیں رکھنا چاہیے، کیونکہ اُن میں خدا کا کام تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ خدا مکمل و کامِل ہے۔ اُس کے کام کی تکمیل جبلی طور پر اُس کی حرکت و عمل میں ہے۔

اِنسان ہوتے ہوئے ہمارے لئے بہت آسان ہے کہ ہم اپنے جذبات و احساسات کو اپنے ساتھ لئے لئے پھریں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے جذبات و احساسات کا موقع کی حقیقت و سچائی سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا، لیکن پولس رسول فلپی میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے لئے خوشی اور شکرگزاری کے جذبات و احساسات رکھنے میں بالکل حق بجانب تھا۔ آیت ۷ اور ۸ میں وہ لکھتا ہے، ''چنانچہ واجب ہے کہ مَیں تم سب کی بابت ایسا ہی خیال کروں کیونکہ تم میرے دِل میں رہتے ہو اور میری قید اور خوشخبری کی جواب دہی اور ثبوت میں

تم سب میرے ساتھ فضل میں شریک ہو۔ خدا میرا گواہ ہے کہ مَیں مسیح یسوع کی سی اُلفت کر کے تم سب کا مشتاق ہوں۔''

پولس رسول ایسا کہنے میں بالکل حق بجانب ہے کیونکہ وہ جن لوگوں کو یہ خط لکھ رہا ہے اُن کے لئے ویسے ہی جذبات و احساسات بھی رکھتا ہے، بِلا شک و شبہ وہ اُس کے ''دِل میں رہتے'' ہیں۔ ایک چیز جو ہم اِس سے سیکھ سکتے ہیں یہ ہے کہ پولس رسول کے جذبات و احساسات میں قطعی کوئی بناوٹ نہیں بلکہ بالکل خالص ہیں، اُن میں ذرا بھی ریاکاری نہیں، جو وہ کہہ رہا ہے اُس میں خوشامد یا چاپلوسی نام کی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ اُس کے دِل کی آواز ہے۔ اَب سوال یہ ہے کہ کیا ہم دوسروں کے لئے ایسے ہی خوشی اور شکرگزاری کے جذبات و احساسات رکھتے ہیں جو واقعی ہمارے دِل سے نکلے ہوں؟

پولس رسول یہ کہنے میں اِس لئے حق بجانب تھا کہ کیونکہ فلپیوں کے ساتھ مِل کر خوشخبری پھیلانے میں اُس کا اتحاد و شراکت کا دارومدار بیرونی وجوہات کی بِنا پر نہیں تھا۔ پولس خواہ قید میں تھا یا نہیں اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ جب حالات سازگار ہوں یا ہر چیز مرضی کے مطابق ہو رہی ہو تو جوش و ولولہ ظاہر کرنا آسان ہوتا ہے مگر جب ہَوا کا رُخ بدلا ہوا ہو اور ہر چیز مخالف ہو تو جوش و جذبہ کا پتہ بھی پھر ہی چلتا ہے۔ فلپیوں کے رہنے والوں کی ایک خاص بات یہ تھی کہ وہ پولس رسول کی قید کے زمانے میں جوش و ولولے سے بھرے ہوئے تھے اور خوشخبری پھیلانے میں اُس کے ساتھ شامل تھے، حالانکہ وہ جانتے تھے کہ وہ جیل میں زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ پولس رسول لکھتا ہے کہ وہ

سب خدا کے فضل میں شریک ہیں۔ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ پولس اپنی قید کے زمانے کو بھی خدا کے فضل میں شامل کرتا ہے۔ ذرا سوچیں کہ ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ کِس طرح کوئی اپنی قید و مشقت کے زمانے کو بھی خدا کی طرف سے ایک برکت سمجھ کر قبول کر لیتا ہے؟ اِس لئے کہ وہ لوگ جو مسیح کی پیروی کرتے ہیں، خوب جانتے ہیں کہ خدا اُن کی تکلیف دہ حالت میں بھی کوئی نہ کوئی بھلائی پیدا کر دے گا۔ جیسا پولس رسول نے کسی اَور مقام پر لکھا ہے، ''اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مِل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لئے جو خدا کے اِرادہ کے مُوافق بُلائے گئے۔'' (رومیوں ۲۸:۸)

اور پھر وہ لکھتا ہے، ''مگر اِن سب حالتوں میں اُس کے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔'' (رومیوں ۳۷:۸) فلپیوں کے نام اپنے الہامی خط کے اِسی باب میں آگے چل کر وہ بتائے گا کہ اُس کا جیل میں قید ہونا کِس طرح بھلائی کا سبب بنا۔ کیا ہم اپنی موجودہ تکلیف دہ حالت سے آگے کی طرف سوچ سکتے ہیں کہ خدا اِس حالت سے کیسے بھلائی پیدا کر رہا ہے؟

مسیح کی خاطر نہ صرف جیل برداشت کرنا بلکہ انجیل یعنی خوشخبری کی جواب دہی اور ثبوت دینا بھی خدا کے فضل کے باعث ہے۔ اعمال کی کتاب میں لکھا ہے، ''پس وہ (یعنی پولس اور برنباس) بہت عرصہ تک وہاں رہے اور خداوند کے بھروسے پر دلیری سے کلام کرتے تھے اور وہ اُن کے ہاتھوں سے نشان اور

عجیب کام کرا کر اپنے فضل کے کلام کی گواہی دیتا تھا۔'' (اعمال ۳:۱۴) یہ نشان اور معجزات پولس رسول کے تبلیغی کاموں اور اُس کے خدا کی طرف سے رسول ہونے کی تصدیق کرتے تھے۔ ایک اَور کلیسیا کو وہ لکھتا ہے، ''رسول ہونے کی علامتیں کمال صبر کے ساتھ نشانوں اور عجیب کاموں اور معجزوں کے وسیلہ سے تمہارے درمیان ظاہر ہوئیں۔'' (۲-کرنتھیوں ۱۲:۱۲)

پولس اور اُس کے تبلیغی کاموں پر خدا کی طرف سے تصدیق کے باوجود کچھ لوگ ابھی تک اُس کے خلوص و صاف دِلی کو شک کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ وہ اکثر اپنے خدا کی طرف سے رسول ہونے کا دفاع ہی کرتا رہا، شائد یہی وجہ ہے کہ وہ فلپیوں کے رہنے والوں کو خدا کی طرف سے حلف اُٹھا کر یقین دِلاتا ہے کہ وہ اُن جذبات و احساسات کے لئے جو وہ اُن کے لئے رکھتا ہے بالکل پُرخلوص ہے۔ وہ جھوٹ نہیں بول رہا جب وہ اپنے خط کے پڑھنے والوں کو یقین دِلاتا ہے کہ وہ اُس کے دِل میں رہتے ہیں اور یہ کہ '' مَیں تم سب کا مشتاق ہوں۔'' وہ اِس لئے اُس کے دِل میں رہتے ہیں کیونکہ وہ اُن سے محبت رکھتا ہے، مگر یہ محبت محض اُس کی اپنی نہیں ہے۔ اِس محبت میں محبت کا وہ چشمہ نظر آتا ہے جو خدا نے مسیح کے وسیلہ سے ہم پر ظاہر کِیا۔ ایک اَور مقام پر پولس رسول لکھتا ہے، ''لیکن خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مُوا۔'' (رومیوں ۸:۵) جان قربان کر دینے والی یہی وہ محبت ہے جو پولس رسول فلپی میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے

لئے رکھتا ہے، اور یہی وہ محبت ہے جس کو قائم و دائم رکھنے کی اپنے خط میں بار بار تلقین کرتا ہے۔

تیسرا باب

پَولُس رسول کی دُعا اور خُوشی

(فِلپّیوں ۱:۹-۱۸)

ہم دُعا میں کیا مانگتے ہیں؟ کیا ہم خدا کے حضور دُنیاوی برکات کی اِلتجا پیش کرتے ہیں؟ کیا ہم اپنی صحت کیلئے دُعا کرتے ہیں؟ کیا جب ہم دوسروں کے لئے دُعا کرتے ہیں تو اُن کے واسطے اِن چیزوں کی بھی درخواست کرتے ہیں؟ اِن تمام چیزوں کے لئے دُعا کرنے میں کوئی ایسی بُرائی نہیں، مسیح نے اپنے شاگردوں کو خود سکھایا کہ، ''ہماری روز کی روٹی ہر روز ہمیں دیا کر۔'' (لوقا ۱۱:۳) لیکن اُس نے اپنے شاگردوں کو یہ دُعا بھی مانگنی سکھائی، ''...تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔'' (متی ۶:۱۰) مسیح کی تعلیم کے مطابق پولس رسول جسمانی ضرورتوں کے مقابلے میں رُوحانی ضرورتوں کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ فلپی میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو لکھتے ہوئے پولس رسول کہتا ہے کہ مَیں جب بھی تمہیں یاد کرتا ہوں تو خدا کا شکریہ بجا لاتا ہوں، ''اور یہ دُعا کرتا ہوں کہ تمہاری محبت علم اور ہر طرح کی تمیز کے ساتھ اَور بھی زیادہ ہوتی جائے، تاکہ عمدہ عمدہ باتوں کو پسند کر سکو اور مسیح کے دِن تک صاف دِل رہو اور ٹھوکر نہ کھاؤ، اور راستبازی کے پھل سے جو یسوع مسیح کے سبب سے ہے

بھرے رہو تاکہ خدا کا جلال ظاہر ہو اور اُس کی ستایش کی جائے۔'' (فلپیوں ۱:۹-۱۱)

پولُس خط کے پڑھنے والوں کے لئے دُعا کرتا ہے کہ اُن کے دِل میں خدا کی محبت زیادہ سے زیادہ ہو، بالکل ویسی ہی محبت جو خدا کو ہے۔ اِس قِسم کی محبت یہ نہیں دیکھتی کہ جس سے محبت کی جائے وہ محبت کے لائق ہے یا نہیں۔ ایسی محبت بدلے میں کچھ نہیں چاہتی، مگر یہ محبت اندھی نہیں ہوتی، ایسی محبت علم میں پھلتی پھولتی ہے، اِسی لئے پولُس رسول دُعا کرتا ہے کہ اُن کی محبت علم میں ترقی کرے، اور جوں جوں علم میں اضافہ ہوتا ہے توں توں عقل و بصیرت کی ضرورت بھی محسوس ہوتی ہے۔ اکثر یہ فرق معلوم کرنا بہت آسان ہوتا ہے کہ کیا اچھا ہے اور کیا بُرا، دو اچھے کاموں میں سے ایک کو چُننا اور پہچاننا کہ کون سا اچھا ہے اور کون سا زیادہ بہتر ہے، کافی مشکل ہوتا ہے۔

اِن لوگوں کیلیئے دُعا کرنے کی ایک اَور وجہ یہ ہے کہ پولُس رسول چاہتا تھا کہ وہ محبت میں ترقی کریں تاکہ وہ صاف دِل ہوں اور ٹھوکر نہ کھائیں۔محبت اور ناپاکی ایک ساتھ نہیں رہ سکتے، اِسی طرح محبت غلطی کرنے سے رُوکتی ہے، محبت میں اِتنی طاقت اور اثر ہے کہ یہ اُن کو اُس وقت تک اپنی حفاظت و نگہبانی میں رکھے گی جب تک مسیح نہیں آ جاتا۔ مسیح یسوع نے اپنے تبلیغی مشن کے دوران اکثر اوقات اِس طرف اشارہ کِیا کہ پھل اچھا ہے یا بُرا، اِس کا اندازہ درخت سے لگایا جاتا ہے جس پہ وہ لگتا ہے کہ اچھا ہے یا بُرا۔ اِسی طرح صاف دِل اور بے داغ زندگی جو محبت سے پروان چڑھتی ہے ہمیشہ راستبازی کا پھل

پیدا کرے گی، لیکن ہم اپنے آپ سے راستبازی کے پھل پیدا نہیں کر سکتے، جیسا کہ پولس رسول نے کہا ایسا صرف اور صرف مسیح یسوع کے وسیلہ ہی سے ہو سکتا ہے۔

پولس رسول کے لکھنے کا صرف یہ مقصد ہرگز نہیں کہ اُس کے پڑھنے والے محبت میں ترقی کریں بلکہ یہ کہ اُن کی محبت کے وسیلہ سے خدا کا جلال ظاہر ہو اور اُس کی حمد و ستایش ہو۔ مسیح کے پیروکار ہونے کے ناتے ہمارا بُنیادی مقصد اور گول یہی ہونا چاہیے۔

جب ہم اِس بُنیادی اُصول کو تسلیم کر لیں کہ ہر چیز کا مقصد و غرض خدا کے نام کو جلال دینا ہے تو ہم اپنی زندگی کی پریشانیوں کو مختلف انداز سے دیکھیں گے، ہم دکھ تکلیف میں پریشان و اداس ہونے کی بجائے یہ دیکھیں گے کہ کِس طرح اِس آزمائش سے خدا کا جلال ظاہر کریں اور اُس کی حمد و ستایش کریں۔ آیت ۱۲ سے ۲۸ میں پولس رسول لکھتا ہے، ''اور اے بھائیو! مَیں چاہتا ہوں تم جان لو کہ جو مجھ پر گذرا وہ خوشخبری کی ترقی ہی کا باعث ہوا، یہاں تک کہ قیصری سپاہیوں کی ساری پلٹن اور باقی سب لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ مَیں مسیح کے واسطے قید ہوں، اور جو خداوند میں بھائی ہیں اُن میں سے اکثر میرے قید ہونے کے سبب سے دلیر ہو کر بے خوف خدا کا کلام سُنانے کی زیادہ جرأت کرتے ہیں۔ بعض تو حسد اور جھگڑے کی وجہ سے مسیح کی منادی کرتے ہیں اور بعض نیک نیتی سے، ایک تو محبت کی وجہ سے یہ جان کر مسیح کی منادی کرتے ہیں کہ مَیں خوشخبری کی جواب دہی کے واسطے مقرر ہوں، مگر دوسرے تفرقہ کی وجہ

سے نہ کہ صاف دِلی سے بلکہ اِس خیال سے کہ میری قید میں میرے لئے مصیبت پیدا کریں۔ پس کیا ہوا؟ صرف یہ کہ ہر طرح سے مسیح کی مُنادی ہوتی ہے خواہ بہانے سے ہو خواہ سچائی سے اور اِس سے مَیں خوش ہوں۔"

اپنی قید و سزا سے مایوس ہونے کی بجائے پولس رسول نے پہچان لیا کہ اِس تکلیف اور مصیبت سے کیا نتیجہ نکلا ہے۔ اُس کی قید کا ایک اچھا نتیجہ یہ نکلا کہ قیصری سپاہیوں کی ساری پلٹن نے مسیح کی خوشخبری کو سُنا۔ خدا نہیں چاہتا کہ صرف چند مخصوص لوگوں کو خوشخبری سُننے کا موقع مِلے بلکہ ہر کوئی نجات پائے۔ لیکن سوال یہ کہ لوگ مسیح یسوع کے بارے میں اور خوشخبری کے کلام کو کیسے سُنیں، جب تک کہ کوئی اُن کو نہ بتائے؟ کسی کو مسیح کے بارے میں بتانے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ جہاں وہ ہے وہاں جائیں۔ اِس بات کا بہت زیادہ امکان ہے کہ پولس رسول کو قیصری سپاہیوں کی پلٹن کو خوشخبری سُنانے کا کبھی موقع نہ ملتا اگر وہ جیل میں قید نہ ہوتا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم دوسروں کو مسیح کی خوشخبری سُنانے کے لئے راضی ہیں خواہ ہمیں اِس کے لئے دکھ مصیبت اور بے انصافی کا سامنا ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔

پولس رسول کے قید و سزا کاٹنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ دوسروں کو جرأت ملی کہ وہ بھی دلیری کے ساتھ خوشخبری کے پیغام کو پھیلائیں۔ شائد کوئی سوچ سکتا ہے کہ پولس کو مسیح کی خاطر خوشخبری سُنانے کے جرم میں قید دیکھ کر دوسرے لوگ خوف زدہ ہو جائیں گے کہ کہیں اُن کے ساتھ بھی یہی سلوک نہ ہو، لیکن اِس کے بالکل برعکس ہوا، شائد اِس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اِنسان ہونے

کے ناتے ہماری فطرت یہ ہے کہ ہم اپنے راہنماؤں پر بہت زیادہ اعتماد و بھروسہ کرتے ہیں۔ ہم اپنے راہنماؤں کو جنہیں اپنے سے کہیں زیادہ خوبیوں کے مالک، قابل و اہل سمجھتے ہیں، کام کرنے دیتے ہیں، اور جب راہنما نہ رہیں تو دوسروں کا فرض ہے کہ وہ آگے بڑھ کر کام کو مکمل کریں، اور جب وہ تجربہ حاصل کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ اِس کام کو کر سکتے ہیں تو اُن کے اندر اعتماد و دلیری پیدا ہوتی ہے۔ اِس کی روشنی میں پولس رسول کا جیل میں قید ہونا اچھی بات تھی، کیونکہ اِس سے دوسروں کو موقع مِلا کہ وہ کلیسیا یعنی چرچ کی صحت و ترقی اور مسیح کی خوشخبری کو پھیلانے کی ذمہ داری قبول کریں۔ کیا ہم نے اِنجیل کی خوشخبری پھیلانے کی ذمہ داری قبول کی ہے؟

ہم مسیح کا پرچار کیوں کرتے ہیں؟ پولس رسول اِس کی دو وجوہات بیان کرتا ہے، پہلی نیک نیتی اور دوسری محبت، محبت دوسروں کو کئی طرح سے اپنی طرف راغب کر سکتی ہے، جب ہم کسی کی بہت ہی زیادہ عزت کرتے ہیں تو ہم اُن چیزوں کا بھی احترام کریں گے جنہیں وہ عزیز رکھتے ہیں۔ پولس رسول نے مسیح کی خوشخبری کی خاطر اپنی زندگی داؤ پر لگا دی، اَب جو اُس سے محبت رکھتے ہیں وہ قدرتی طور پر چاہتے تھے کہ اُس کا کام جو اُس کی زندگی بھر کا سرمایہ ہے جاری و ساری رہے، اور شائد یہ ایک وجہ ہے اُن کے اندر خود دلیری و جرأت پیدا ہوئی کہ مسیح کا پرچار کریں۔ ہماری دوسروں سے محبت بھی ہمیں مسیح کا پرچار کرنے پر مجبور کرتی ہے، اگر ہم سچے دِل سے لوگوں کو پیار کرتے ہیں تو ہم اُن کو نجات کے بارے میں اور مسیح کے وسیلہ سے گناہوں کی معافی کے

بارے میں ضرور بتائیں گے۔ مگر خوشخبری پھیلانے کی سب سے بڑی تحریک و خواہش مسیح سے محبت ہے، اُس نے اپنی زندگی ہمارے لئے قربان کر دی، اور اگر واقعی اُس سے محبت رکھتے ہیں تو کیا ہم دوسروں کو اُس کے بارے میں نہیں بتائیں گے؟

مگر افسوس کی بات ہے کہ ہر کوئی مسیح کا پرچار نیک نیتی اور صاف دِل سے نہیں کرتا، پولس رسول کہتا ہے کہ بعض حسد اور جھگڑے کی وجہ سے مسیح کی منادی کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ اُس عزت و مرتبہ سے حسد کرتے تھے جو لوگ پولس کو دیتے تھے۔ وہ پولس رسول کو نیچے گرا کر اپنے آپ کو اُونچا کرنا چاہتے تھے۔ پولس رسول نے اِس فِتنہ کا جواب کیسے دیا؟ اُس کی فکرمندی صرف یہی تھی کہ لوگ خواہ کچھ بھی سوچیں اور کریں، ہر طرح سے مسیح کی منادی ہوتی رہے۔ یہ ہے مسیح کی خدمت کرنے کا اصل مقصد، کہ اپنے فائدے اور خواہشات کو نہیں بلکہ مسیح کو ہر بات میں اولیت دیں، مسیح کا پرچار ہو رہا تھا تو پولس اپنے دکھ تکلیف بھول کر خوشی محسوس کرنے لگا۔

چوتھا باب

دُعا کا انجام، خُوشخبری کے مُوافق چال چلن

(فِلِپّیوں ۱:۱۸-۳۰)

اگرچہ پولس رسول یہ خط جیل سے لکھ رہا ہے، مگر پھر بھی وہ فلپی کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو بتاتا ہے کہ وہ کِس قدر خوش ہے، پہلے باب کی ۱۸ سے ۲۶ آیت میں وہ لکھتا ہے، ''مَیں خوش ہوں اور رہوں گا بھی، کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ تمہاری دُعا اور یسوع مسیح کے رُوح کے اِنعام سے اِس کا انجام میری نجات ہو گا۔ چنانچہ میری دِلی آرزو اور اُمید یہی ہے کہ مَیں کسی بات میں شرمندہ نہ ہوں بلکہ میری کمال دلیری کے باعث جس طرح مسیح کی تعظیم میرے بدن کے سبب سے ہمیشہ ہوتی رہی ہے اُسی طرح اَب بھی ہو گی خواہ مَیں زندہ رہوں یا خواہ مَروں، کیونکہ زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے اور مَرنا نفع، لیکن اگر میرا جسم میں زندہ رہنا ہی میرے کام کیلئے مُفید ہے تو مَیں نہیں جانتا کہ کِسے پسند کروں۔ مَیں دونوں طرف پھنسا ہوا ہوں، میرا جی تو یہ چاہتا ہے کہ کُوچ کر کے مسیح کے پاس جا رہوں کیونکہ یہ بہت ہی بہتر ہے، مگر جسم میں رہنا تمہاری خاطر زیادہ ضروری ہے، اور چونکہ مجھے اِس کا یقین ہے اِس لئے مَیں جانتا ہوں کہ زندہ رہوں گا بلکہ تم سب کے ساتھ رہوں گا تاکہ تم ایمان میں

ترقی کرو اور اُس میں خوش رہو، اور جو تمہیں مجھ پر فخر ہے وہ میرے پھر تمہارے پاس آنے سے مسیح یسوع میں زیادہ ہو جائے۔"

پولس رسول اِس بات سے خوش ہے کہ فلپی کے لوگوں نے اُس کے حق میں دُعائیں کیں۔ دُعا کے بارے میں کئی تصور ہیں، کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ چند رسُوماتی رٹے رٹائے جملے جن میں خدا کو جلال بخشا گیا ہو یا جن میں اُس سے رحم کی اِلتجا کی گئی ہو، دُعا ہے۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ دُعا اُن پر فرض ہے یا ایک ایسا کام ہے جس سے اُن کو ثواب ملے گا، مگر مسیح کے پیروکاروں کے لئے دُعا ایک بچے اور اُس کے آسمانی باپ کے درمیان بات چیت ہے۔ دُعا کا ایک پہلو جس کو ہم اکثر دَرگزر کر جاتے ہیں یہ ہے کہ اُس کا دوسرے لوگوں کی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے۔ پولس رسول کو حوصلہ مِلا جب اُس کو معلوم ہوا کہ لوگ اُس کے لئے دُعا کر رہے ہیں۔ اِسی لئے وہ خوش و شادمان ہوا اور خدا کی حمد و تمجید کرنے لگا۔ اَب سوال یہ ہے کہ کیا ہماری دُعا سے دوسرے لوگوں کو اُمید و حوصلہ ملتا ہے؟ کیا وہ ہماری دُعا کی بدولت خوش و شادمان ہیں؟

پولس رسول اُس مدد سے بھی خوش ہوا جو اُس کو مسیح کے رُوح سے ملی، مسیح یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ ، "...میرے نام کے سبب سے تمہیں پکڑیں گے اور ستائیں گے اور عبادتخانوں کی عدالت کے حوالہ کریں گے اور قید خانوں میں ڈلوائیں گے اور بادشاہوں اور حاکموں کے سامنے حاضر کریں گے، اور یہ تمہارا گواہی دینے کا موقع ہو گا۔ پس اپنے دِل میں ٹھان رکھو کہ ہم پہلے سے فکر نہ کریں گے کہ کیا جواب دیں گے، کیونکہ مَیں تمہیں ایسی زبان اور حکمت

دُوں گا کہ تمہارے کسی مخالف کو سامنا کرنے یا خلاف کہنے کا مقدُور نہ ہو گا۔"
(لوقا ۲۱:۱۲-۱۵)

پولس رسول جانتا ہے کہ جو کچھ اُس کے ساتھ ہوا ہے اُس کا انجام اُس کی نجات ہے، مگر جو لفظ وہ یہاں اِستعمال کر رہا ہے اُس کو دو طرح سے لیا جا سکتا ہے، کیا اُس کا مطلب ہے کہ جیل کی قید سے اُس کو نجات مِل جائے گی، یا یہ کہ گناہ پر اُس کو آخری فتح حاصل ہو جائے گی؟ شائد اُس کا مطلب دونوں طرح سے ہے۔ اگر پولس رسول پر جُرم ثابت ہو جاتا تو اُس کو موت کی سزا بھی ہو سکتی تھی، اور اگر اُسے اِس جُرم سے بری کر دیا جاتا تو اُسے جیل کی چار دیواری سے نجات مِل جاتی، اُس کے ساتھ جو سلوک بھی ہوتا خواہ اُسے رہائی دے دی جاتی یا سَر قلم کر دیا جاتا، جیل کے دُکھ تکلیف سے دونوں صورتوں میں چھٹکارا مِل جاتا۔ اور اگر اُسے موت کے پھندے پر لٹکا دیتے تو وہ نہ صرف جیل سے رہائی پا جاتا بلکہ اِس دُنیا اور دُنیا کے گناہوں اور اُس کی آزمائشوں سے چھٹکارا پا کے ہمیشہ کے لئے مسیح خداوند کے ساتھ رہتا۔

اِس سے ہمارے سامنے دُعا کا ایک اَور پہلو آتا ہے جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے، جب ہم اپنی کسی تکلیف سے نجات پانے کی دُعا کرتے ہیں تو ہم عام طور پر یہ چاہتے ہیں کہ خدا اُس تکلیف کو ہم سے دُور کر دے، مثال کے طور پر اگر ہم بیمار ہیں تو ہم شفا چاہتے ہیں، اگر ہم قرض میں پھنسے ہوئے ہیں تو چاہتے ہیں کہ قرض ادا ہو جائے، مگر شائد خدا ہمیں ویسے جواب نہیں دیتا جو ہم چاہتے ہیں، بلکہ تکلیف کو ہم سے دُور کرنے کی بجائے وہ ہمیں تکلیف

سے دُور کرے گا، دونوں صورتوں میں خدا نے ہمیں ہماری دُعا کا جواب دے دیا ہے۔ پولس رسول کی حالت میں اُس کا سَر قلم ہونا بھی دُعاؤں کا ویسا ہی جواب ہوتا جیسا اُس کا جیل سے رہائی پانا۔

پولس کو اِس سے کوئی غرض نہیں کہ خدا اُس کے حق میں دُعاؤں کا جواب کِس صورت میں دے گا، اِس کے برعکس اُس کی فکرمندی یہ ہے کہ خواہ وہ مرے یا جیئے، وہ شرمندہ نہ ہو گا اور مسیح کے نام کو جلال مِلے گا۔ اِس سے ہم ایک نہایت اہم نکتے پر پہنچ گئے ہیں، ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے؟ پولس رسول کے لئے یہ تھا کہ مسیح کو جلال مِلے، وہ موت یا زندگی کسی کو بھی مسیح کو جلال بخشنے کے لئے گلے لگانے کو تیار تھا، اَب سوال یہ ہے کہ ہمارے لئے کیا چیز زیادہ ضروری و اہم ہے؟

پولس رسول کی ایک اَور فکرمندی وہ لوگ تھے جن کو یہ خط لکھ رہا تھا، وہ چاہتا تھا کہ اُس کے حق میں کی جانے والی دُعاؤں کا جواب اِس طرح مِلے، جس میں اُن کی بہتری و بھلائی ہو۔ پولس کو محسوس ہو گیا تھا کہ لوگوں کو اَب بھی اُس کی ضرورت ہے، وہ جانتا تھا کہ اُس کا زندہ رہنا لوگوں کے لئے ایمان میں ترقی اور مسیح یسوع میں خوشی و شادمانی کا باعث ہو گا۔ یہ وجہ تھی کہ پولس پُر اعتماد تھا کہ وہ جیل سے چھٹکارا پا جائے گا حالانکہ اُس کی ذاتی خواہش تھی کہ وہ مَر جائے اور مسیح کے ساتھ رہے۔

پولس رسول اپنے پڑھنے والوں کو یاد دِلاتا ہے کہ ہمارے حالات کو ہمارے چال چلن پر حاوی نہیں ہونا چاہیے، خواہ دُکھ تکلیف کا نتیجہ کچھ بھی کیوں

نہ نکلے، لوگوں کو چاہیے کہ وہ مسیح کے سچے پیروکاروں کی طرح اچھے چال چلن کے ساتھ زندگی گزاریں۔ آیت ۲۷ سے ۳۰ میں پولس لکھتا ہے، ''صرف یہ کرو کہ تمہارا چال چلن مسیح کی خوشخبری کے مُوافق رہے تاکہ خواہ مَیں آؤں اور تمہیں دیکھوں خواہ نہ آؤں تمہارا حال سُنوں کہ تم ایک رُوح میں قائم ہو اور انجیل کے ایمان کے لئے ایک جان ہو کر جانفشانی کرتے ہو، اور کسی بات میں مُخالفوں سے دہشت نہیں کھاتے، یہ اُن کے لئے ہلاکت کا صاف نشان ہے لیکن تمہاری نجات کا اور یہ خدا کی طرف سے ہے، کیونکہ مسیح کی خاطر تم پر یہ فضل ہوا کہ نہ فقط اُس پر ایمان لاؤ بلکہ اُس کی خاطر دُکھ بھی سہو، اور تم اُسی طرح جانفشانی کرتے ہو جس طرح مجھے کرتے دیکھا تھا اور اَب بھی سُنتے ہو کہ مَیں ویسی ہی کرتا ہوں۔''

اِس کا کیا مطلب ہے کہ ''تمہارا چال چلن مسیح کی خوشخبری کے مُوافق رہے؟'' ایک بات جو پولس رسول اپنے اِس بیان میں واضح کرتا ہے کہ ''قائم ہو۔'' یونانی زبان میں فوج کی اصطلاح میں یہ لفظ سپاہی کی تصویر کھینچتا ہے جو اپنی چوکی پر چاق و چوبند کھڑا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ، جیسا کہ پولس رسول کسی اَور مقام پر لکھتا ہے، مسیح کے پیروکار ''ہر ایک تعلیم کے جھوکے سے موجوں کی طرح اُچھلتے بہتے نہ پھریں۔'' (افسیوں ۴:۱۴)

بلکہ وہ ہر ممکن کوشش کریں گے کہ مسیح کے پیغام کا ہر قیمت پر دفاع کریں، ایک اَور بات جو پولس رسول اِنجیل کی خوشخبری کے مُوافق چال چلن کے بارے میں بتانا چاہتا ہے، اتحاد یا یک جان ہونا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ، ''ایک

رُوح میں'' یا ''ایک جان ہو کر۔'' مگر پولس رسول جو لفظ یہاں اِستعمال کر رہا ہے وہ کھلاڑیوں کے لئے باہم ایک ٹیم کے طور پر اِستعمال ہوتا ہے تاکہ مِل کر دوسری ٹیم پر فتح پائیں۔

جب مسیح کے پیروکار ایمان میں ایک جان ہو کر قائم رہتے ہیں تو اِس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ اِس سے اُن کے اندر وہ ڈر خوف دُور ہو جاتا ہے جو مخالفوں کا سامنا کرتے وقت ہوتا ہے۔ جب مسیح کے پیروکار دِل سے ہر قِسم کے ڈر خوف کو دُور کر دیتے ہیں تو یہ ایک نشان ہے کہ اُن کے مخالف تباہ و برباد ہو جائیں گے، مگر خدا مسیحیوں کے ساتھ ہے اور اُن کی حفاظت و نگہبانی کرے گا۔

پولس رسول اپنے اِس خط کا یہ حصہ ختم کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مسیح کے لئے دُکھ تکلیف اُٹھانا خوشی و عزت کی بات ہے، مسیح نے ہماری خاطر اِتنا کچھ کِیا ہے تو کیا ہم اُس کے لئے خوشی سے سب کچھ نہ سہیں؟ پولس اپنے پڑھنے والوں کو یہ بھی یاد دِلاتا ہے کہ جو اُن پر گزر رہی ہے کوئی عجیب بات نہیں ہے بلکہ وہ خود بھی اِسی دُکھ و تکلیف سے گزر رہا ہے۔ وہ مسیح کے پیروکاروں کو نصیحت و تلقین کرتا ہے کہ وہ ویسا ہی مزاج رکھیں جیسا مسیح یسوع کا تھا۔

پانچواں باب

مسِیح یِسُوع کا مِزاج

(فِلپّیوں ۲:۱-۱۱)

اگر ہم کسی سے محبت رکھتے ہیں تو ہم اُس کے لئے نہ صرف دُکھ تکلیف سہیں گے بلکہ خوشی و فخر محسوس کریں گے کہ جس سے ہمیں محبت ہے اُس کی خاطر ہم مصیبت اُٹھا رہے ہیں۔ اِنسانی رشتوں پر اُس وقت مایوسی کے بادل چھا جاتے ہیں جب ہمیں محبت کا جواب محبت سے نہیں ملتا، مگر مسیح یسوع ہمیں کبھی مایوس و پریشان نہیں کرتا، فلپیوں کے نام اپنے اِلہامی خط میں پولس رسول واضح کرتا ہے کہ مسیح کی خاطر دُکھ تکلیف سہنا ہمارے لئے فخر کی بات ہے۔ مسیح کے پیروکار ایسا کیوں محسوس کرتے ہیں؟ وہ مسیح کی خاطر دُکھ تکلیف سہنے کے لئے تیار کیوں ہو جاتے ہیں؟ پولس رسول ۲ باب کی پہلی ۳ آیات میں اِس کی چار وجوہات بیان کرتا ہے، وہ لکھتا ہے، ''پس اگر کچھ تسلی مسیح میں اور محبت کی دِل جمعی اور رُوح کی شراکت اور رحم دِلی و درد مندی ہے تو میری یہ خوشی پوری کرو کہ یک دِل رہو، یکساں محبت رکھو، ایک جان ہو، ایک ہی خیال رکھو۔''

مسیح میں ہونے کی ایک برکت وہ تسلی ہے جس کا ذکر پولس رسول نے کِیا ہے، ہمارے رُوحانی زخموں کا علاج مسیح کے علاوہ کوئی اَور نہیں کر سکتا۔ مسیح یسوع نے فرمایا، ''اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب

میرے پاس آؤ، مَیں تم کو آرام دُوں گا۔ میرا جُؤا اپنے اُوپر اُٹھا لو اور مجھ سے سیکھو، کیونکہ مَیں حلیم ہوں اور دِل کا فروتن، تو تمہاری جانیں آرام پائیں گی۔‘‘ (متی ۱۱:۲۸۔۲۹)

مسیح میں ہونے کی ایک اَور برکت یہ ہے کہ مسیح کی محبت ہمیں دِل جمعی اور حوصلہ دیتی ہے۔ اکثر جب ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ہم سے اِس قدر محبت کرتا ہے تو ہمیں تکلیفوں اور مصیبتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک طاقت و قوت ملتی ہے۔

مسیح میں ہونے کی تیسری برکت رُوح کی شراکت ہے، مسیح میں شامل ہونے سے ہم ایک کمیونٹی یا ایک برادری میں شامل ہو جاتے ہیں، اور ہم پہلے کی طرح تنہا اور اکیلے نہیں رہتے۔ ہم نہ صرف اپنے خیالات اور خواہشات کو خدا کی رُوح کے ساتھ بلکہ اپنے جیسے دوسرے پیروکاروں کے ساتھ بھی بانٹتے ہیں۔

مسیح میں ہونے کی چوتھی برکت جو مسیح کے پیروکاروں کو ملتی ہے، رحم دِلی اور درد مندی ہے۔ ہم نہ صرف مسیح کی رحم دِلی اور درد مندی کو اپنے ساتھ بلکہ دوسروں کے ساتھ بھی بڑھتا اور ترقی کرتا ہوا محسوس کرتے ہیں۔

اِن برکات کی روشنی میں پولس رسول اپنے پڑھنے والوں کو لکھتا ہے کہ وہ اُس کی خوشی پوری کریں۔ باب ایک میں وہ پہلے ہی کہہ چُکا ہے کہ وہ خوش ہے کہ اِنجیل کی خوشخبری پھیلائی جا رہی ہے اور وہ جانتا ہے کہ وہ جیل کی قید سے رہا ہو جائے گا، مگر اُس کی یہ خوشی اُس وقت تک پوری نہیں ہو گی جب تک وہ اُن لوگوں میں رُوحانی ترقی نہیں دیکھ لیتا جن کو وہ یہ اِلہامی خط لکھ رہا

ہے۔ اپنے ساتھ محض مسیح کا نام لگا لینا ہی کافی نہیں، مسیح کے پیروکاروں کو چاہیے کہ وہ مسیح میں ایک ہوں۔ پولس رسول لکھتا ہے کہ وہ یک دِل ہوں، ایک دوسرے سے یکساں محبت رکھیں، ایک جان ہوں اور ایک ہی خیال رکھیں۔ اَب سوال یہ ہے کہ اِس طرح کی محبت اور اتحاد کیسے ہو سکتا ہے؟ آیت ۳ اور ۴ میں پولس رسول کہتا ہے کہ، ''تفرقے اور بیجا فخر کے باعث کچھ نہ کرو بلکہ فروتنی سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھے، ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسروں کے احوال پر بھی نظر رکھے۔''

محبت و اتحاد لازمی نتیجہ ہے اگر مسیح کے پیروکار صرف اپنی ہی فکر میں نہ لگے رہیں بلکہ دوسرے ایمانداروں کو اپنے سے زیادہ اہمیت دیں۔ مختصر یہ کہ مسیح کے پیروکار کو مسیح کی مانند بننے کی ضرورت ہے۔

ہم کسی کی مانند کیسے بن سکتے ہیں جب تک ہماری اُس سے جان پہچان نہ ہو؟ شائد اِسی لئے پولس رسول ہمیں آیت ۵ سے ۱۱ میں یاد دِلاتے ہوئے لکھتا ہے کہ مسیح کون ہے، اور کیسا ہے، ''ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا، اُس نے اگرچہ خدا کی صُورت پر تھا خدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صُورت اِختیار کی اور اِنسانوں کے مُشابہ ہو گیا، اور اِنسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی، اِسی واسطے خدا نے بھی اُسے بہت سر بلند کِیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے، تاکہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا ٹِکے، خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینیوں کا،

خواہ اُن کا جو زمین کے نیچے ہیں، اور خدا باپ کے جلال کے لئے ہر ایک زبان اِقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔"

اِس بیان میں ہم مسیح کے بارے میں کئی اہم باتیں سیکھتے ہیں، ایک تو یہ کہ زمین پر آنے سے پہلے مسیح، خدا کی صُورت پر تھا۔ مسیح کے پیروکاروں پر اکثر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ اُسے خدا کے برابر ٹھہراتے ہیں، مگر یہ الزام دُرست نہیں ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسیح شروع ہی سے خدا کے ساتھ ایک ہے، یسوع مسیح نے خود فرمایا، "مَیں اور باپ ایک ہیں۔" (یوحنا ۱۰:۳۰)

ایک اَور بات جو ہم مسیح کے بارے میں اِس بیان سے سیکھتے ہیں یہ ہے کہ اُس نے خدا کے ساتھ اپنے رتبہ و مرتبہ کو ہماری خاطر زمین پر آنے کیلئے چھوڑ دیا، اِس لئے یہ کہنا بجا ہو گا کہ مسیح میں خدا خود زمین پر آ کر ہمارے برابر ہو گیا، مسیح نے اپنے آپ کو خالی کر دیا تاکہ اِنسانی صورت اختیار کرے۔ مسیح نہ صرف اِنسان بنا بلکہ ایک خادم کی شکل میں ہمارے درمیان رہا۔ جیسا کہ اُس نے فرمایا، "...ابن آدم بھی اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیے میں دے۔" (مرقس ۱۰:۴۵)

مسیح یسوع کے لئے خدمت صرف زبانی کلامی یا لفظی بات نہیں تھی، اُس نے اِس طرح خدمت کی کہ اپنی جان بنی نوع اِنسان کی خاطر قربان کر دی۔ اُس نے نہ صرف خدمت کی بلکہ اپنے آپ کو حلیم و فروتن کر دیا، یہاں تک کہ کوئی بھی اُس پر یہ الزام نہ لگا سکا کہ وہ مغرور ہے۔ اگرچہ وہ بادشاہ ہے

مگر پھر بھی وہ دُنیا کے غریبوں اور معاشرے کے ٹھکرائے ہوؤں کے ساتھ رفاقت و دوستی رکھ کر خوشی محسوس کرتا تھا۔ اُس نے کوڑھیوں کو اپنے ہاتھ سے چھُوا، اندھوں کو بینائی دی اور چھوٹے بچوں کو اپنی گود میں لے کر پیار کِیا۔ اُس نے محصول لینے والوں اور جسم بیچنے والی فاحشاؤں اور بدکاروں کے ساتھ بات چیت کرنے اور کھانے پینے سے گریز نہ کِیا۔ وہ فرمانبردار تھا، اُس نے اپنی مرضی چلانے کی کوشش نہیں کی بلکہ ہمیشہ اپنے آسمانی باپ یعنی خدا کی مرضی کو اولیت دی۔ اُس نے فرمایا، ''مَیں آسمان سے اِس لئے نہیں اُترا ہوں کہ اپنی مرضی کے مُوافق عمل کروں بلکہ اِس لئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے مُوافق عمل کروں۔'' (یوحنا ۳۸:۶)

وہ یہاں تک فرمانبردار رہا کہ جب خوفناک موت اُس کے سَر پر کھڑی تھی تو بھی اُس نے خدا کی مرضی اور منصوبے کو حلیمی و فروتنی سے قبول کِیا تاکہ بنی نوع اِنسان کو گناہ کے عذاب سے چھڑا سکے۔ صلیب دیئے جانے سے ایک رات پہلے اُس نے یوں دُعا کی، ''اے باپ، اگر تُو چاہے تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹا لے تَو بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو۔'' (لوقا ۴۲:۲۲)

خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے مسیح نے اپنی جان جو ازل سے خدا کے ساتھ تھی قربان کر دی۔ اگر ہم بھی مسیح یسوع کی مانند بننا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی اُس کی طرح سچی حلیمی اور حقیقی فرمانبرداری کا مظاہرہ کرنا ہو گا۔

مسیح کی فرمانبرداری کا نتیجہ کیا نکلا؟ کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو خالی کر دیا اِس لئے خدا نے نہ صرف اُسے بلند کِیا بلکہ بہت سَر بلند کِیا۔ پولس

رسول ایک اَور مقام پر لکھتا ہے، ''جب تک وہ سب دُشمنوں کو اپنے پاؤں تلے نہ لے آئے اُس کو بادشاہی کرنا ضرور ہے، سب سے پچھلا دُشمن جو نیست کِیا جائے گا وہ موت ہے، کیونکہ خدا نے سب کچھ اُس کے پاؤں تلے کر دیا ہے مگر جب وہ فرماتا ہے کہ سب کچھ اُس کے تابع کر دیا گیا تو ظاہر ہے کہ جس نے سب کچھ اُس کے تابع کر دیا وہ الگ رہا، اور جب سب کچھ اُس کے تابع ہو جائے گا تو بیٹا خود اُس کے تابع ہو جائے گا جس نے سب چیزیں اُس کے تابع کر دیں تاکہ سب میں خدا ہی سب کچھ ہو۔'' (۱-کرنتھیوں ۱۵:۲۵-۲۸)

خدا نے مسیح کو نہ صرف بہت سَر بلند کِیا بلکہ اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے، اور یہ اعلیٰ نام ''خداوند'' ہے۔ اُصولاً یہ نام صرف خدا کے لئے ہی اِستعمال ہوتا ہے، مگر خدا نے اپنا نام یسوع مسیح کو دے دیا۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ یسوع کو ''خداوند'' کہنے سے ہم خدا کے جلال کو کم کر دیتے ہیں، لیکن یہ دُرست نہیں ہے۔ جیسا کہ پولس رسول نے وضاحت کی کہ جب ہم مسیح یسوع کو خداوند قبول کرتے ہیں تو درحقیقت خدا کو جلال بخشتے ہیں، جب ہم یسوع کو ''خداوند'' کہتے ہیں تو ہم اُس کام کے ساتھ مُتفِق و راضی ہیں جو خدا نے کِیا، اور جب ہم یسوع مسیح کو خدواند کی حیثیت سے قبول نہیں کرتے تو ہم خدا کی مرضی اور کام کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہم سب کو اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنے کی ضرورت ہے کہ ''کیا مَیں نے مسیح یسوع کو بحیثیت خداوند کے قبول کِیا ہے یا نہیں؟'' یاد رکھیں کہ ایک دِن ہر ایک گھٹنا یسوع کے نام پر جُھکے گا، اِس

لئے ہمارے لئے بہتر ہے کہ ہم ابھی اپنی مرضی سے آزادانہ طور پر مسیح کو خداوند مان لیں نہ کہ ایک دِن زبردستی ہمیں اُس کے سامنے جُھکنا پڑے۔

چھٹا باب

فرمانبرداری

(فِلپّیوں ۲:۱۲-۱۸)

لفظ اپنے اندر طاقت رکھتے ہیں، وہ کسی کو گہری چوٹ بھی لگا سکتے ہیں اور کسی کا دِل بھی توڑ سکتے ہیں۔ لفظ کسی کے زخموں کے لئے مرہم بھی بن سکتے ہیں اور کسی ٹوٹے ہوئے دِل کو جوڑ بھی سکتے ہیں۔ وہ کسی کی ہمت بڑھا کر اُس کو کچھ کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ لفظ کیونکہ اپنے اندر اتنی طاقت و قوت رکھتے ہیں اِس لئے ہمیں اپنی زبان کھولنے اور اپنے قلم کو حرکت دینے سے پہلے سوچنا چاہیے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں یا کیا لکھ رہے ہیں، ہمیں صرف وہی بولنا اور لکھنا چاہیے جو اچھا اور حق ہو۔ مسیح یسوع نے فرمایا، ''مَیں تم سے کہتا ہوں کہ جو نکمی بات لوگ کہیں گے عدالت کے دِن اُس کا حساب دیں گے، کیونکہ تُو اپنی باتوں کے سبب سے راستباز ٹھہرایا جائے گا اور اپنی باتوں کے سبب سے قصور وار ٹھہرایا جائے گا۔'' (متی ۱۲:۳۶-۳۷)

پولس رسول نے بھی اِس بارے میں کچھ یوں کہا، ''کوئی گندی بات تمہارے منہ سے نہ نکلے بلکہ وہی جو ضرورت کے مُوافق ترقی کے لئے اچھی ہو تاکہ اُس سے سُننے والوں پر فضل ہو۔'' (افسیوں ۴:۲۹)

اگرچہ لفظ اپنے اندر طاقت رکھتے ہیں مگر پھر بھی وہ محض لفظ ہی رہیں گے اگر اُن پر عمل نہ کِیا جائے، صرف اِتنا کہہ دینا ہی کافی نہیں کہ ہم کسی چیز پر ایمان رکھتے ہیں جب تک ہم اپنے ایمان کا عملی ثبوت پیش نہ کریں۔ ہمارے لئے اِتنا کہہ دینا ہی کافی نہیں کہ ہم مسیح کے پیروکار ہیں، اگر ہم واقعی اُس کے ہیں تو ہمیں اُس کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیے، مسیح یسوع نے فرمایا، ''جب تم میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے تو کیوں مجھے خداوند خداوند کہتے ہو؟'' (لوقا ۶:۴۶)

پولس رسول نے فلپی میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے اِلہامی خط میں اِسی اُصول پر زور دیا۔ اُن کو یاد دِلانے کے بعد کہ خدا نے مسیح کو بہت سَر بلند کِیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے یعنی ''خداوند،'' پولس رسول ۲ باب کی آیت ۱۲ سے ۱۸ میں لکھتا ہے، ''پس اے عزیزو! جس طرح تم ہمیشہ سے فرمانبرداری کرتے آئے ہو اُسی طرح اَب بھی نہ صرف میری حاضری میں بلکہ اِس سے بہت زیادہ میری غیر حاضری میں ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کا کام کِئے جاؤ، کیونکہ جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک اِرادہ کو انجام دینے کے لئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے۔ سب کام شکایت اور تکرار بغیر کِیا کرو، تاکہ تم بے عیب اور بھولے ہو کر ٹیڑھے اور کجرو لوگوں میں خدا کے بےنقص فرزند بنے رہو (جن کے درمیان تم دُنیا میں چراغوں کی طرح دِکھائی دیتے ہو اور زندگی کا کلام پیش کرتے ہو) تاکہ مسیح کے دِن مجھے فخر ہو کہ نہ میری دوڑ دھوپ بے فائدہ ہوئی نہ میری محنت اکارت گئی، اور

اگر مجھے تمہارے ایمان کی قربانی اور خدمت کے ساتھ اپنا خون بھی بہانا پڑے تَو بھی خوش ہوں اور تم سب کے ساتھ خوشی کرتا ہوں، تم بھی اِسی طرح خوش ہو اور میرے ساتھ خوشی کرو۔"

پولس رسول جن لوگوں کو یہ خط لکھ رہا ہے اُنہیں پہلے ہی یاد دِلا چُکا ہے کہ مسیح، خدا کا فرمانبردار تھا۔ وہ اِتنا تابعدار و وفادار تھا کہ اُس نے خدا کی مرضی و ارادے کو پورا کرنے کیلئے اپنی جان قربان کر دی۔ پولس فلپی میں رہنے والوں کی تعریف کرتا ہے کہ وہ بھی فرمانبردار ہیں اور تنبیہ کرتا ہے کہ وہ ایسے ہی رہیں۔ اُن کی سب سے بڑی خوبی جو تعریف کے قابل ہے، یہ ہے کہ وہ پولس رسول کی حاضری میں بھی تابعدار و فرمانبردار رہے اور اُس کی غیر حاضری میں بھی اُن کا رویہ یہی رہا۔ سچی اور حقیقی تابعداری اور فرمانبرداری کا پتہ اُس وقت نہیں چلتا جب ہمارے راہنماؤں کی نظریں ہم پر جمی ہوئی ہوں بلکہ اُس وقت جب ہم اُن کی نظروں سے اُوجھل ہوں یا وہ ہمیں نہ دیکھ رہے ہوں۔ کیا ہم مسیح یسوع کے تابعدار و فرمانبردار ہیں جب ہمارے راہنما ہمارے درمیان حاضر موجود نہیں ہوتے؟

پولس رسول اپنے پڑھنے والوں کو نصیحت و ہدایت کرتا ہے کہ وہ اپنی نجات کا کام کِئے جائیں، اِس سے ہم یہ سبق سیکھتے ہیں کہ نجات جاری رہنے والا عمل ہے، بس ایک بار ہی اپنے آپ کو مسیح کے سُپرد کر دینا ہی کافی نہیں، ہماری نجات کا اِنحصار اِس بات پر ہے کہ ہم مسلسل اور لگاتار اپنے آپ کو اُس کے سُپرد کرتے رہیں۔

جب پولس رسول کہتا ہے کہ ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کا کام کِئے جاؤ، اِس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مسیح کا پیروکار ڈرتا اور خوف زدہ رہے کہ وہ نجات پا چُکا ہے یا نہیں۔ اِس کے برعکس، جیسا کہ یوحنا رسول نے کہا، ''مَیں نے تم کو جو خدا کے بیٹے کے نام پر ایمان لائے ہو یہ باتیں اِس لئے لکھیں کہ تمہیں معلوم ہو کہ ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہو۔'' (۱۔یوحنا ۵:۱۳)

اِس بیان کی روشنی میں مسیح کے پیروکار کو ہمیشہ کی زندگی کے بارے میں پریشان اور فکر مند نہیں ہونا چاہیے۔ مگر سوال یہ ہے کہ پھر پولس رسول کیوں لکھتا ہے کہ ''ڈرتے اور کانپتے ہوئے''؟ شائد اُس کا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اُس راستہ سے خوف زدہ ہونا چاہیے جس پر چل کر ہم مسیح کی تابعداری و فرمانبرداری سے دُور ہو جاتے ہیں، شائد پولس جس خوف کا ذکر کر رہا ہے مسیح کے اُس اہم و ضروری کام کا احساس و سمجھ ہے جس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اُس نے ہمیں بلایا ہے، یہ نہایت بھاری ذمہ داری ہے۔ ممکن ہے کہ پولس رسول مسیح کے پیروکاروں کو حوصلہ دے رہا ہے کہ وہ مخالفوں کے خوف و ڈر کے باوجود مسیح کی تابعداری و فرمانبرداری کو مت چھوڑیں۔ خیر بات کچھ بھی کیوں نہ ہو، پولس رسول کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مسیح کا پیروکار اِس آزمائش و کوشش میں اکیلا نہیں ہے۔ اُس کے ساتھ خدا ہے جو نہ صرف تابعدار و فرمانبردار رہنے کی دِل میں خواہش و اُمنگ پیدا کرتا ہے بلکہ وہ قابلیت و اہلیت بھی بخشتا ہے جس کی مدد سے ہم ایسا کر سکتے ہیں۔

ہم عام طور پر سمجھتے ہیں کہ نجات پانے کا مطلب ہے گناہ کی سزا سے چھٹکارا، مگر یہ اِس سے کہیں زیادہ ہے۔ پولس رسول اپنے پڑھنے والوں کے لئے یہ خواہش رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ تم، ''بے عیب اور بھولے ہو کر ٹیڑھے اور کجرو لوگوں میں خدا کے بے نقص فرزند بنے رہو۔'' (فلپیوں ۲:۱۵)

مسیح کے پیروکار اپنے خداوند کی طرح بے عیب اور بے نقص کیسے بن سکتے ہیں؟ پولس رسول کہتا ہے کہ، ''سب کام شکایت اور تکرار بغیر کِیا کرو۔'' (فلپیوں ۲:۱۴) خدا جس کاملیت کی ہم سے توقع رکھتا ہے وہ محض سطحی یا ظاہری نہیں ہے بلکہ دِل کے اندر سے پھوٹ نکلتی ہے۔ شکایت اور تکرار ایک ایسے دِل سے نکلتی ہیں جو مکمل طور پر مسیح کے سُپرد نہیں، اگر ہم چاہتے ہیں کہ بے عیب اور بے نقص بنیں تو ہمیں چاہیے کہ مسیح کو اپنے اندر کام کرنے دیں کہ ہمارے دِل کو پاک صاف کرے۔

پولس رسول مسیح کے پیروکاروں اور اُن لوگوں میں فرق واضح کرتا ہے جن کے درمیان وہ رہتے ہیں۔ مسیح کے پیروکار بے عیب اور بے نقص بننے کی کوشش کرتے ہیں اور اُن کے اِرد گرد رہنے والے لوگ ٹیڑھے اور کجرو ہیں، یہ فرق ایسے ہی ہے جیسے روشنی اور تاریکی۔ جیسا کہ مسیح نے اپنے شاگردوں سے فرمایا، ''تم دُنیا کے نور ہو...'' (متی ۵:۱۴)

جو لفظ پولس رسول نے اِستعمال کِیا ہے اُس کا مطلب ہو سکتا ہے، چراغدان یا روشنی کا مینار، مگر اکثر اوقات یہ لفظ آسمان پر چمکنے والے ستاروں اور سورج کے لئے اِستعمال ہوتا ہے۔ مسیح کے پیروکار سے جو روشنی پھوٹتی ہے وہ نہ

صرف ہدایت و راہنمائی کرتی ہے بلکہ اندھیرے و تاریکی کو مِٹا کر لوگوں کو دیکھنے کا موقع دیتی ہے۔ یہ نکتہ نہایت اہم اور غور طلب ہے کہ یہ روشنی خود بخود پیدا نہیں ہو گئی، بلکہ یہ ''زندگی کے کلام'' سے نکلی ہے (فلپیوں ۱۶:۲)۔ مسیح کو دیئے گئے ناموں میں ایک نام ''کلام'' بھی ہے۔ یہ مسیح ہی ہے جو روحانی زندگی بخشتا ہے، لہذا جب پولس رسول زندگی کے کلام کی طرف اشارہ کرتا ہے تو اُس کا مطلب مسیح ہے جو اپنے پیروکاروں کو زندگی دیتا ہے۔ پولس جو الفاظ یا جملہ اِستعمال کرتا ہے اُس کا ترجمہ یوں بھی کِیا جا سکتا ہے، ''زندگی کے کلام کو تھامے رہو،'' یا ''زندگی کے کلام کو پھیلاتے رہو۔'' صورتِ حال جیسی بھی کیوں نہ ہو مسیح کا کلام، مسیح کے پیروکار میں کام کرتا اور اُس کے وسیلے سے روشنی بن کر چاروں طرف پھیلے اندھیرے کو مِٹا دیتا ہے۔

ایک وجہ جس کو سامنے رکھتے ہوئے پولس رسول خواہش رکھتا ہے کہ اُس کے پڑھنے والے بے عیب اور بے نقص ہوں یہ ہے کہ وہ پورا یقین و بھروسہ کر سکتا تھا کہ جو محنت اور دوڑ دھوپ اُس نے کی وہ بے فائدہ نہیں ہے۔ پولس رسول نے اپنی ساری زندگی انجیل کی خوشخبری پھیلانے کے لئے وقف کر دی، وہ چاہتا تھا کہ اُس کے کام کا کوئی مقصد و فائدہ ہو۔ جب وہ فلپی میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو ایمان میں ترقی اور پھلتے پھولتے ہوئے دیکھتا تھا تو اُس کو خوشی ملتی تھی کہ اُس کا کام بے کار و بے فائدہ نہیں گیا بلکہ پھل لایا ہے۔ ہمارے اُردو ترجمہ میں پولس رسول لکھتا ہے، ''اور اگر مجھے تمہارے ایمان کی قربانی اور خدمت کے ساتھ اپنا خون بھی بہانا پڑے تَو بھی خوش ہوں...''

پولس کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اُسے قربانی کی طرح اُن کے ایمان پر انڈیلا جا رہا ہے۔ یہ ایک تصویر ہے کہ موسوی شریعت کے زمانے میں کیسے قربانیاں گذرانی جاتی تھیں۔ اُس قربانی پر جو جلاکر دی جاتی تھی، مَے یا تیل ڈالا جاتا تھا۔ اِس سے پولس رسول اور فلپی میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے درمیان میل جول اور اعتماد و بھروسہ کا پتہ چلتا ہے۔ اُس کی قربانی نے اُن کی خدمت کو مکمل کِیا، اور اُس کی کوشش، محنت و مشقت نے اُن کی قربانیوں کو بامقصد و بامعنی بنا دیا جو وہ پہلے ہی دے چُکے تھے۔ اُن کی مشترکہ قربانیاں ہی مِل کر مکمل قربانی بن سکتی تھیں، اور اِسی طرح وہ اپنی خوشی پوری کر سکتے تھے۔

ساتواں باب

دو خادم

(فِلپّیوں ۲:۱۹-۳۰)

جب ہم اپنے پیارے دوستوں عزیزوں سے جُدا ہو جاتے ہیں تو اُن کے لئے فکرمند ہونا ایک قدرتی بات ہے، اِس کے برعکس جب ہم کسی دُکھ تکلیف میں پھنسے ہوئے ہوں تو سوچتے ہیں کہ کوئی ہماری فکر نہیں کرتا۔ اِن دونوں حالتوں میں پیار و فکر کرنے والے دوست کی طرف سے ایک خط یا اُس کا خود چل کر آنا ہمارا حوصلہ بڑھانے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اِس کی روشنی میں پولس رسول اپنے خط کے ۲ باب کی ۱۹ سے ۳۰ آیت میں فلپیوں میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام لکھتا ہے، ''مجھے خداوند یسوع میں اُمید ہے کہ تیمتھیس کو تمہارے پاس جلد بھیجوں گا تاکہ تمہارا احوال دریافت کر کے میری بھی خاطر جمع ہو، کیونکہ کوئی ایسا ہم خیال میرے پاس نہیں جو صاف دِلی سے تمہارے لئے فکرمند ہو، سب اپنی اپنی باتوں کی فکر میں ہیں نہ کہ یسوع مسیح کی، لیکن تم اُس کی پختگی سے واقف ہو کہ جیسے بیٹا باپ کی خدمت کرتا ہے ویسے ہی اُس نے میرے ساتھ خوشخبری پھیلانے میں خدمت کی۔ پس مَیں اُمید کرتا ہوں کہ جب اپنے حال کا انجام معلوم کر لوں گا تو اُسے فوراً بھیج دُوں گا، اور مجھے خداوند پر بھروسہ ہے کہ مَیں آپ بھی جلد آؤں گا، لیکن مَیں نے

اِپفردِتُس کو تمہارے پاس بھیجنا ضرور سمجھا۔ وہ میرا بھائی اور ہمخدمت اور ہم سپاہ اور تمہارا قاصد اور میری حاجت رفع کرنے کے لئے خادم ہے، کیونکہ وہ تم سب کا بہت مشتاق تھا اور اِس واسطے بے قرار رہتا تھا کہ تم نے اُس کی بیماری کا حال سُنا تھا۔ بے شک بیماری سے مرنے کو تھا مگر خدا نے اُس پر رحم کِیا اور فقط اُس ہی پر نہیں بلکہ مجھ پر بھی تا کہ مجھے غم پر غم نہ ہو، اِس لئے مجھے اُس کے بھیجنے کا اَور بھی زیادہ خیال ہوا کہ تم بھی اُس کی مُلاقات سے پھر خوش ہو جاؤ اور میرا بھی غم گھٹ جائے۔ پس تم اُس سے خداوند میں کمال خوشی کے ساتھ ملنا، اور ایسے شخصوں کی عزت کِیا کرو، اِس لئے کہ وہ مسیح کے کام کی خاطر مرنے کے قریب ہو گیا تھا اور اُس نے جان لگا دی تا کہ جو کمی تمہاری طرف سے میری خدمت میں ہوئی اُسے پورا کرے۔‘‘

پولس رسول کہتا ہے کہ وہ تیمتھیس کو بھیج رہا ہے، تیمتھیس وہ نوجوان مسیحی تھا جس سے اُس کی مُلاقات اپنے دوسرے تبلیغی دَورے پر ہوئی۔ پولس رسول اُس کے ایمان اور اُس کے عزم و اِرادے سے اِسقدر متاثر ہوا کہ اُس نے اُسے اپنا مددگار بنا لیا اور اُسے کلام سُنانے اور سکھانے کی تربیت دی۔ انجیلِ مقدس میں دو الہامی خط اُس کے نام لکھے گئے ہیں۔ جب پولس رسول نے فلپی میں کلیسیا کی بُنیاد رکھی تو تیمتھیس اُس کے ساتھ تھا، اِس لئے نہایت مناسب تھا کہ وہ اُس کو قاصد یا پیغامبر بنا کر فلپی بھیجے۔ اِس کے علاوہ تیمتھیس کے دِل میں بھی فلپی کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ایک خاص دلچسپی اور لگن تھی۔

پولس رسول کی فلپی کے لوگوں کے لئے فکر مندی گویا مسیح کی چیزوں کے لئے فکرمندی تھی۔ اگر ہم مسیح کی چیزوں کے لئے دلچسپی رکھتے ہیں تو ہم اُس کے لوگوں کی فلاح و بہبود میں بھی دلچسپی لیں گے۔ ۲ باب ۴ آیت میں پولس رسول اپنے پڑھنے والوں کو پہلے ہی ترغیب و نصیحت دے چُکا ہے کہ صرف اپنے ہی حال پر نظر مت رکھو بلکہ دوسروں کی حالت پر بھی غور کرو، اور اگلی ہی آیات میں وہ اُنہیں کہتا ہے کہ، ''ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا، اُس نے اگرچہ خدا کی صورت پر تھا، خدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور اِنسانوں کے مشابہ ہو گیا اور اِنسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔''

مسیح کی رُوح وہ رُوح ہے جو دوسروں کے لئے اپنی قربانی دیتی ہے۔ کیا ہم اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیتے ہیں؟

دِل میں دوسروں کی ضروریات کو پورا کرنے کا دعویٰ کرنا اَور بات ہے اور اِس دعویٰ کا عملی مظاہرہ کرنا اَور بات۔ اِس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں تھی کہ تیمتھیس نے پولس رسول کے مطابق مسیح کی خوشخبری کو پھیلانے میں ایسے خدمت کی جیسے ایک بیٹا اپنے باپ کی خدمت کرتا ہے، یہاں تک کہ فلپی کے لوگ خود بھی تیمتھیس کی وفاداری اور سچی خدمت کے جذبے کی دِل سے قدر کرتے تھے اور ہر بات کے گواہ تھے۔

ایک اَور شخص جس کی پولس رسول تعریف کرتا ہے اُس کا نام اِپفردِتُس ہے۔ یہی وہ شخص ہے جس کو فلپی کی کلیسیا نے تحفے تحائف دے کر پولس کے پاس جیل میں بھیجا تاکہ قید میں اُس کی خبری گری کرے۔ پولس رسول نہ صرف فلپی کے لوگوں کو اِپفردِتُس کی خدمت و وفادای یاد دِلاتا ہے بلکہ اُسے اپنا بھائی کہتا ہے۔ پولس کو یہ سب کہنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ لگتا ہے کہ فلپی کی کلیسیا چاہتی تھی کہ اِپفردِتُس، ایک خاص مدت تک یا مستقل طور پر پولس کی مدد کرتا رہے، اور وہ اُس کو سہارا دے رہے تھے کہ پولس کے ساتھ بغیر کسی فکرمندی کے کام کرے۔ اِسی لئے اُن کے دِل میں اِس سوال کا اُبھرنا لازمی تھا کہ پولس رسول اُسے واپس کیوں بھیج رہا ہے۔ کیا اُس نے کوئی غلط کام کِیا ہے؟ کیا اُس میں کام کرنے کی اہلیت نہیں ہے؟ کیا وہ بزدل ہے؟ پولس رسول نے اِن تمام شک و شبہات کو اِپفردِتُس کی تعریف کر کے بالکل ختم کر دیا۔ وہ نہ صرف خود اِپفردِتُس کو نہایت عزت واحترام سے دیکھتا ہے بلکہ فلپی میں مسیح کے پیروکاروں پر زور دیتا ہے کہ وہ بھی اُس کے لئے ایسے ہی جذبات رکھیں۔

تو سوال یہ ہے کہ پولس رسول نے اِپفردِتُس کو فلپی واپس کیوں بھیجا؟ کیونکہ پولس جیل میں تھا، ظاہر ہے کہ وہ خود نہیں جا سکتا تھا۔ اگرچہ پولس اُمید کرتا تھا کہ جلد از جلد تیمتھیس کو بھیج دے، مگر شائد کوئی کام یا ذمہ داری ایسی آن پڑی جس کی بِنا پر اُس کا جلدی جانا ممکن نہ تھا۔ اِن حالات کی روشنی میں اِپفردِتُس ہی ایک ایسا شخص تھا جو جا سکتا تھا، اور ویسے بھی اُس کا تعلق فلپی سے تھا، اُس کا جانا مناسب تھا۔ اِس کے علاوہ یوں لگتا تھا کہ اُس کو فلپی کی یاد

بہت ستاتی تھی، پولس رسول لکھتا ہے، ''...وہ تم سب کا بہت مشتاق تھا اور اِس واسطے بے قرار رہتا تھا...'' (فلپیوں ۲:۲۶)

اُس کا نہ صرف پولس سے ایک گہرا رشتہ و تعلق تھا بلکہ وہ اُن سے بھی دِل و جان سے محبت رکھتا تھا جنہیں وہ فلپی میں چھوڑ آیا تھا، اور یہ دُوری ہی اُس کے اندر بے چینی و بے قراری پیدا کر دیتی تھی۔ یہ بے چینی و بے قراری محض ذاتی یا شخصی نوعیت کی نہیں تھی بلکہ اِس میں اُس وقت اضافہ ہوا جب اُسے یہ علم ہوا کہ فلپی میں اُس کے عزیزوں کو اُس کی بیماری کا پتہ چل گیا ہے۔ اُن کی پریشانی ختم کرنے کی خواہش و آرزو نے اُس کی اپنی بے چینی و بے قراری کو بڑھا دیا۔

شائد اِپفردِتُس کو فلپی بھیجنے کی سب سے اہم وجہ اُس کی صحت کی خرابی تھی۔ لگتا تھا کہ اُس نے ہر کام جو پولس رسول نے اُس کے ذمے لگایا اِس دلجوئی اور محنت و جوش سے کِیا کہ اُس کی اپنی صحت خراب ہو گئی۔ اُس کی بیماری نے اتنی خطرناک صورتِ حال اختیار کر لی تھی کہ وہ مرتے مرتے بچا۔ پولس رسول فلپی کی کلیسیا کو نہ صرف یہ یقین دِلانے کیلئے بے چین تھا کہ اِپفردِتُس تندرست ہو گیا ہے بلکہ یہ بھی کہ کہیں وہ پھر بیمار نہ پڑ جائے۔

اِس سے پہلے کہ ہم کچھ آگے کہیں، ایک بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ پولس رسول، اِپفردِتُس کو اپنا ''ہم سپاہ'' کہہ کر مخاطب ہوتا ہے (فلپیوں ۲:۲۵)۔ شائد کچھ لوگ سمجھتے ہوں کہ مسیح کی خوشخبری پھیلانے کے لئے تلوار کا استعمال کِیا گیا ہے، لیکن جب پولس رسول لفظ ''ہم سپاہ'' اِستعمال کرتا ہے تو اُس

کے دماغ میں تلوار یا اسلحہ اُٹھا کے لڑنے والا فوجی نہیں تھا۔ افسیوں کی کتاب ٦ باب اُس کی ۱۲ آیت میں وہ لکھتا ہے، ''ہمیں خون اورگوشت سے کشتی نہیں کرنا ہے بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اِس دُنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن رُوحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔''

ایک اَور مقام پر وہ لکھتا ہے، '' ہم اگرچہ جسم میں زندگی گذارتے ہیں مگر جسم کے طور پر لڑتے نہیں، اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ خدا کے نزدیک قلعوں کو ڈھا دینے کے قابل ہیں۔ چنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اُونچی چیز کو جو خدا کی پہچان کے بَر خلاف سَر اُٹھائے ہوئے ہے ڈھا دیتے ہیں اور ہر ایک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرما نبردار بنا دیتے ہیں۔'' (۲۔کرنتھیوں ۱۰:۳۔۵)

لہذا جب پولس رسول، اِپفر دِتُس کو ہم سپاہ کہتا ہے تو اُس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ جسمانی جنگ کے لئے تیار تھا بلکہ وہ رُوحانی جنگ کے لئے کمربستہ تھا۔ مسیح کا سچا اور حقیقی پیروکار اپنے دین و مذہب کو پھیلانے کے لئے تلوار یا اسلحہ کا اِستعمال ہرگز نہیں کرتا۔

پولس رسول کہتا ہے کہ اِپفر دِتُس اور اُس کی طرح کے دوسرے لوگ عزت و احترام کے حقدار ہیں، کیونکہ اُس نے اِنجیل کی خوشخبری پھیلانے کے لئے اپنی جان کی پرواہ نہیں کی، پولس اُس کے لئے جو لفظ اِستعمال کرتا ہے وہ جوأ کھیلنے والوں کی زبان میں اِستعمال ہوتا ہے، یعنی مسیح کی خدمت کرنے کے لئے

اُس نے اپنی جان لگا دی۔ اکثر لوگ عزت و قدر چاہتے ہیں، لیکن کیا وہ اِپفر دِتُس کی طرح مسیح کی خاطر اپنی جان کی بازی لگا دینے کے لئے تیار ہیں؟

آٹھواں باب

راستبازی

(فِلپّیوں ۳:۱-۹)

سب سے اہم سوال جس کا ایک اِنسان کو سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ ہے کہ وہ نجات کیسے پائے۔ ہاں اگر بالکل ہی گناہ سے پاک زندگی بسر کرے تو پھر یہ سوال کرنے کی قطعی ضرورت ہی نہیں، لیکن پاک صحائف میں صاف صاف لکھا ہے کہ صرف مسیح یسوع ہی تھا جو گناہ سے بالکل پاک تھا، باقی سب نے گناہ کِیا ہے۔ تو اَب سوال یہ ہے کہ گناہگار ہوتے ہوئے کوئی نجات کیسے پائے؟ کیا نیک اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے سے؟ یا اچھے کام کرنے سے؟ کیا ہم خاندانی شجرۂ نسب کے بل بوتے پر جہنم کی آگ سے بچ سکتے ہیں؟ پولس رسول فلپی میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے اِلہامی خط میں اِن سوالات کا جواب دیتا ہے، باب ۳ کی ۱ سے ۹ آیت میں وہ لکھتا ہے، ”غرض میرے بھائیو! خداوند میں خوش رہو، تمہیں ایک ہی بات بار بار لکھنے میں مجھے تو کچھ بھی دِقت نہیں اور تمہاری اِس میں حفاظت ہے۔ کتوں سے خبردار رہو، بدکاروں سے خبردار رہو، کٹوانے والوں سے خبردار رہو، کیونکہ مختون تو ہم ہیں جو خدا کے رُوح کی ہدایت سے عبادت کرتے ہیں اور مسیح یسوع پر فخر کرتے ہیں اور جسم کا بھروسہ نہیں کرتے۔ گو مَیں تو جسم کا بھی بھروسہ کر سکتا ہوں، اگر کسی اَور کو جسم

پر بھروسہ کرنے کا خیال ہو تو مَیں اُس سے بھی زیادہ کر سکتا ہوں۔ آٹھویں دِن میرا ختنہ ہوا، اسرائیل کی قوم اور بنیمین کے قبیلہ کا ہوں، عبرانیوں کا عبرانی، شریعت کے اعتبار سے فریسی ہوں، جوش کے اعتبار سے کلیسیا کا ستانے والا، شریعت کی راستبازی کے اعتبار سے بے عیب تھا، لیکن جتنی چیزیں میرے نفع کی تھیں اُن ہی کو مَیں نے مسیح کی خاطر نقصان سمجھ لیا ہے بلکہ مَیں اپنے خداوند مسیح یسوع کی پہچان کی بڑی خوبی کے سبب سے سب چیزوں کو نقصان سمجھتا ہوں جس کی خاطر مَیں نے سب چیزوں کا نقصان اُٹھایا اور اُن کو کوڑا سمجھتا ہوں تاکہ مسیح کو حاصل کروں، اور اُس میں پایا جاؤں، نہ اپنی اُس راستبازی کے ساتھ جو شریعت کی طرف سے ہے بلکہ اُس راستبازی کے ساتھ جو مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ہے اور خدا کی طرف سے ایمان پر ملتی ہے۔''

پولس رسول اپنا خط پڑھنے والوں کو کہتا ہے کہ ''خداوند میں خوش رہو۔'' اِس سے ہم یہ سبق سیکھتے ہیں کہ مسیح کے پیروکاروں کا ماضی کیسا بھی کیوں نہ ہو یا وہ کیسے بھی حالات کا شکار کیوں نہ ہوں اُن کو ایک اُمید، ایک بھروسہ اور یقین ہے، اور وہ جو مسیح کی پیروی نہیں کرتے اُن کو اپنی نجات کی گارنٹی یا بھروسہ ہرگز نہیں ہوتا، اور وہ جنہوں نے مسیح کو اپنا خداوند مان لیا ہے اُنہیں یہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ خدا کے ہاں قبول ہیں یا نہیں۔

مسیح کے پیروکار کو نجات کے لئے بے چین و بے قرار ہونے کی ضرورت نہیں، مگر پولس رسول کہتا ہے کہ وہ اُن کی حفاظت و تحفظ کے لئے لکھ رہا ہے۔ اِسی لئے نہائت ضروری ہے کہ ہم رسولوں کے اِلہامی پاک کلام کا دِل

و جان سے مطالعہ کرتے رہیں۔ دُنیا میں بہت سے جھوٹے اُستاد بھی ہیں، مگر جب ہم اُن کی تعلیم کا رسولوں کی تعلیم سے مقابلہ کریں گے تو پہچان لیں گے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔ ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ بائبل مُقدس میں خدا کا پاک کلام ایک ایسا معیار ہے جس سے ہم ہر تعلیم اور ہر عقیدے کو پرکھ سکتے ہیں۔

پولس رسول مسیح کے لوگوں سے کہتا ہے کہ "کتوں" اور "کٹوانے والوں سے خبردار رہو" اُس کا اشارہ اُن یہودی اُستادوں کی طرف ہے جو یہ تعلیم دیتے تھے کہ مسیح کے پیروکاروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ موسوی شریعت کی بھی پابندی کریں۔ اُنہوں نے یہ غلطی کی کہ شریعت دینے والے یعنی خدا پر ایمان لانے کی بجائے موسوی شریعت کے رسم و رواج پر ایمان رکھا۔ خدا کے سچے لوگ کسی جسمانی نشان یا ظاہراً رسم و رواج پر عمل کرنے سے پہچانے نہیں جاتے، جیسا کہ مسیح یسوع نے فرمایا، "...وہ وقت آتا ہے بلکہ اَب ہی ہے کہ سچے پرستار باپ کی پرستش رُوح اور سچائی سے کریں گے کیونکہ باپ اپنے لئے ایسے ہی پرستار ڈھونڈتا ہے، خدا رُوح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار رُوح اور سچائی سے پرستش کریں۔" (یوحنا ۴: ۲۳-۲۴)

پولس رسول واضح کرتا ہے کہ پیدائشی یہودی نہیں بلکہ مسیح کی پیروی کرنے والے خدا کی نظر میں مختون یعنی ختنہ کِئے ہوئے لوگ ہیں۔ پولس رسول ایک اَور مقام پر لکھتا ہے، "اُسی میں تمہارا ایسا ختنہ ہوا جو ہاتھ سے نہیں ہوتا یعنی مسیح کا ختنہ جس سے جسمانی بدن اُتارا جاتا ہے، اور اُس کے ساتھ بپتسمہ

میں دفن ہوئے اور اِس میں خدا کی قوت پر ایمان لا کر جس نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا اُس کے ساتھ جی بھی اُٹھے۔'' (کلسیوں ۲:۱۱-۱۲)

پولس رسول اپنے آپ کو ایک مثال کے طور پر پیش کرتا ہے، جس میں ہر وہ خوبی ہے جو اِنسانی سوچ کے مطابق خدا کے ہاں پسندیدہ ہونی چاہیے۔ اُس کا آٹھویں دِن ختنہ ہوا، اِس کا مطلب یہ ہوا کہ پیدائش ہی سے اُس کے گھر والوں نے وہ کِیا جو موسوی شریعت کے عین مطابق تھا۔ وہ ''اسرائیل کی قوم'' سے تھا، ایک ایسی قوم سے جس کو خدا نے زمین کی سب قوموں سے بڑھ کر چُنا تاکہ اُس کے وسیلے سے بنی نوع اِنسان کے لئے اپنے منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ پولس رسول بنیمین کے قبیلہ سے تھا۔ یہ ایک قبیلہ تھا جو داؤد بادشاہ کے گھرانے اور خدا کا وفادار رہا، جبکہ اسرائیلیوں کی اکثریت نہ صرف باغی ہوگئی بلکہ وہ بُت پرستی میں بھی گر پڑے۔ وہ عبرانیوں کا عبرانی تھا، دوسرے لفظوں میں یہ کہ اُس کے سلسلۂ خاندان میں کسی باہر والے کا خون شامل نہیں تھا۔ وہ فریسی تھا، فریسی یہودی فرقہ سے تھے جو موسوی شریعت کی بہت ہی زیادہ عزت و احترام کرتے تھے، وہ نہ صرف توریت میں لکھی ہوئی ہر بات کی پابندی کرتے تھے، بلکہ اُن رسم و رواج کے بھی پابند تھے جو شریعت میں شامل کر لئے گئے تھے۔ پولس رسول ایک اَور مقام پر کہتا ہے کہ اُس نے مشہور فریسی اُستاد گملی ایل کی شاگردی میں تعلیم حاصل کی، وہ یہودیت میں اپنے ہم عُمروں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ پولس رسول خدا کی محبت میں اِسقدر جوشیلہ اور جذباتی تھا کہ اُس نے کلیسیا کو اذیت دینا اور ستانا شروع کر دیا۔ وہ یہ سب

کچھ بُرے مقصد سے نہیں بلکہ اچھے مقصد کے تحت کرتا تھا۔ وہ برداشت ہی نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی چیز خدا کے قانون کے خلاف ہو یا اُس کو آلودہ و ناپاک کر دے۔ مختصر یہ کہ پولس رسول لکھتا ہے کہ قانونی طور پر جائز راستبازی کے مطابق وہ قطعی طور پر قصوروار نہ تھا۔ اُس کے پاس سب کچھ تھا یعنی دُرست سلسلۂ خاندان، پیدائش، مذہب، معاشرے میں مقام، تعلیم اور کامیابی۔

جب پولس رسول اِن سب چیزوں کو خدا کی توقعات کے مطابق دیکھتا اور پرکھتا ہے تو اُسے محسوس ہوتا ہے کہ اُس کے پاس جو ہے وہ درحقیقت کچھ بھی نہیں۔ وہ سب کوڑے کرکٹ کا ڈھیر ہے، جو چیز اِنسانی نقطۂ نظر سے نفع بخش اور فائدہ مند ہے وہ حقیقت میں نقصان و خسارہ ہے۔ خدا ہم سے کاملیت چاہتا ہے اور اِس کے لئے ہم جتنی بھی محنت و کوشش کریں، خود سے حاصل نہیں کر سکتے۔ مرتبہ، سہولت، نفع و کامیابی، یہ سب کچھ اِنسان کی نجات میں رکاوٹ بن سکتا ہے، اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ اپنی طاقت و محنت سے حاصل ہونے والی نجات کا مرکز و محور ہماری اپنی ذات ہوتی ہے، لازم ہے کہ، ''سب میں خدا ہی سب کچھ ہو۔'' (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۲۸)

پولس رسول واضح طور پر کہتا ہے کہ اُس کی ساری اہلیت و قابلیت اور نیک کام و عمل خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ ہم میں سے اکثریت کے پاس وہ خوبیاں اور اوصاف نہیں ہیں جو پولس میں تھے، اور اگر اُس کی راستبازی کافی نہیں تھی تو ہم کہاں ہیں؟ تو اَب سوال یہ ہے کہ ہم نجات کیسے پا سکتے ہیں؟ اِس کا جواب ہے مسیح یسوع کے وسیلے سے۔ ہماری اپنی

راستبازی اور نیکی نہیں بلکہ مسیح ہے جو ہمیں نجات دے سکتا ہے، صرف وہی ایک ہے جس نے کبھی گناہ نہیں کِیا، وہ ہمارے قصوروں اور خطاؤں کے سبب سے صلیب پر قربان ہو گیا۔ ہم یہ راستبازی اپنے اچھے کاموں کی بدولت حاصل نہیں کر سکتے بلکہ مسیح پر ایمان کے وسیلے سے۔ اگر آج ہم اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اپنی خودی کو مار دیں اور مسیح کے ساتھ بپتسمہ میں دفن ہو جائیں تو مسیح کی طرح مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں شریک ہوں گے۔ ایک اَور مقام پر پولس رسول لکھتا ہے، ''مَیں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں اور اَب مَیں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے، اور مَیں جو اَب جسم میں زندگی گذارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گذارتا ہوں، جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لئے موت کے حوالہ کر دیا۔'' (گلتیوں ۲:۲۰)

کیا آپ مسیح کے ساتھ مَرنے کیلئے تیار ہیں تاکہ آپ مسیح میں زندہ رہیں اور اُس اِنعام کو پا سکیں جو خدا نے ہمارے لئے رکھا ہے؟

نواں باب

نشان کی طرف دَوڑنا

(فِلپّیوں ۳:۱۰-۴:۱)

ہم میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی خواہشات ابھی پوری نہیں ہوئیں، مگر سوال یہ ہے کہ وہ کیا ہے جو ہم چاہتے ہیں؟ بہت سے ہیں جو زیادہ سے زیادہ دُنیاوی چیزوں کی خواہش رکھتے ہیں، وہ سوچتے ہیں کہ خوشی و سکون دُنیاوی مال اسباب اور روپیہ پیسہ کے سبب سے حاصل ہو سکتا ہے، مگر وہ بھول جاتے ہیں کہ دُنیا کا مال و دولت اُن کو حقیقی سکون و آرام نہیں دے سکتا۔ جیسا کہ حضرت سلیمان نے فرمایا، ''زر دوست روپیہ سے آسودہ نہ ہو گا اور دولت کا چاہنے والا، اُس کے بڑھنے سے سَیر نہ ہو گا...'' (واعظ ۵:۱۰)

لوگ شہرت اور طاقت حاصل کرنے کیلیئے سَر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں، اور ایک دِن ہَوس و لالچ کی سنگین ترین قیمت ادا کرتے ہیں، اور پھر پتہ چلتا ہے کہ طاقت اور مرتبہ کی کوئی قدر و حیثیت نہیں ہے، جیسا کہ مسیح یسوع نے فرمایا، ''اور آدمی اگر ساری دُنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کو کھو دے یا اُس کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہو گا؟'' (لوقا ۹:۲۵)

پولس رسول کی بھی اپنی خواہشات تھیں، وہ سَر دھڑ کی بازی لگا رہا تھا کہ جو چاہتا ہے اُسے مِل جائے، لیکن جن چیزوں کی وہ خواہش رکھتا تھا وہ اُن

سے بالکل مختلف تھیں جو عام لوگ رکھتے ہیں۔ فلپیوں کے نام اپنے اِلہامی خط کے ۳ باب کی ۱۰ سے ۱۱ آیت میں وہ لکھتا ہے، ''مَیں اُس کو اور اُس کے ساتھ جی اُٹھنے کی قدرت کو اور اُس کے ساتھ دُکھوں میں شریک ہونے کو معلوم کروں اور اُس کی موت سے مُشابہت پیدا کروں، تاکہ کسی طرح مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے درجہ تک پہنچوں۔''

اِس بیان کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ لوگ یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ شائد پولس رسول شہادت کا رُتبہ پانا چاہتا ہے، اور کچھ شائد یہ بھی سمجھیں کہ پولس شہادت کو ایک نیک اور اچھا عمل کہتا ہے جس کی وجہ سے ہمیشہ کی زندگی مِل سکتی ہے۔ اِس سلسلے میں کسی بھی قِسم کی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے، پولس رسول نہ تو اِس طرح سے ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنا چاہتا ہے، اور نہ ہی وہ شک ظاہر کر رہا ہے کہ وہ مُردوں میں جی اُٹھے گا۔ پھر بھی پولس رسول جو کہہ رہا ہے اُس کی روشنی میں مسیح کی خاطر جان قربان کر دینے کے تصور کو نکالا نہیں جا سکتا، لیکن یقیناً اِس کا مطلب و مقصد کہیں زیادہ وسیع ہے۔ ایک اَور مقام پر وہ لکھتا ہے، ''کیا تم نہیں جانتے کہ ہم جتنوں نے مسیح یسوع میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا تو اُس کی موت میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا۔ پس موت میں شامل ہونے کے بپتسمہ کے وسیلہ سے ہم اُس کے ساتھ دفن ہوئے تاکہ جس طرح مسیح باپ کے جلال کے وسیلہ سے مُردوں میں سے جِلایا گیا اُسی طرح ہم بھی نئی زندگی میں چلیں، کیونکہ جب ہم اُس کی موت کی مشابہت سے اُس کے ساتھ پیوستہ ہو گئے تو بے شک اُس کے جی اُٹھنے کی مشابہت سے بھی اُس کے ساتھ

پیوستہ ہوں گے۔ چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پُرانی اِنسانیت اُس کے ساتھ اِس لئے مصلوب کی گئی کہ گناہ کا بدن بیکار ہو جائے تاکہ ہم آگے کو گناہ کی غلامی میں نہ رہیں، کیونکہ جو مُواٗ وہ گناہ سے بَری ہوا۔ پس جب ہم مسیح کے ساتھ مُوئے تو ہمیں یقین ہے کہ اُس کے ساتھ جیئنگے بھی۔" (رومیوں ۶:۳-۸)

مسیح کے ساتھ رہنے اور شامل ہونے کے لئے نہائت ضروری ہے کہ پہلے ہم بپتسمہ میں اُس کے ساتھ مَریں، بالکل جس طرح خدا کی قدرت و طاقت نے مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کر دیا، اُس کی وہی طاقت و قدرت اُن کو بھی نئی زندگی بخشے گی جنہوں نے مسیح میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا ہے۔ پولس رسول کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مسیح کی موت میں بپتسمہ کے ذریعہ شامل ہونا تو ابھی صرف آغاز ہے، مسیح یسوع کو جاننا اور گناہ کی طرف سے مَرنا ایک مسلسل عمل ہے۔ آیت ۱۲ سے ۱۴ میں پولس رسول لکھتا ہے، "یہ غرض نہیں کہ مَیں پا چُکا یا کامِل ہو چُکا ہوں بلکہ اُس چیز کے پکڑنے کے لئے دوڑا ہُوا جاتا ہوں جس کے لئے مسیح یسوع نے مجھے پکڑا تھا۔ اے بھائیو! میرا یہ گمان نہیں کہ پکڑ چُکا ہوں بلکہ صرف یہ کرتا ہوں کہ جو چیزیں پیچھے رہ گئیں اُن کو بھول کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھا ہُوا، نشان کی طرف دوڑا ہُوا جاتا ہوں تاکہ اُس اِنعام کو حاصل کروں جس کے لئے خدا نے مجھے مسیح یسوع میں اُوپر بُلایا ہے۔"

اِن آیات میں پولس رسول مسیحی زندگی کو دوڑنے سے تشبیہ دیتا ہے، اِنعام جیتنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ دوڑ کو نشان پر جا کر ختم کِیا جائے۔ آسمانی برکات ہمارا انتظار کر رہی ہیں، مگر ہم اُن کو حاصل نہیں کر سکتے اگر ہم مسیح

کا ساتھ چھوڑ دیں گے تو۔ اور نہ ہی کوئی پیچھے کی چیزوں پر نظر کر کے یہ دوڑ جیت سکتا ہے۔ ہمیں جو پیچھے رہ گیا خواہ وہ کچھ بھی کیوں نہیں، چھوڑ کر اپنی نظریں اُس نشان کی طرف لگانی ہیں جہاں پہنچ کر ہم اِنعام کے حقدار بن سکتے ہیں۔ پاک کلام میں لکھا ہے، ''پس جب کہ گواہوں کا ایسا بڑا بادل ہمیں گھیرے ہوئے ہے تو آؤ ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اُس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے دُور کر کے اُس دوڑ میں صبر سے دوڑیں جو ہمیں درپیش ہے، اور ایمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں جس نے اُس خوشی کے لئے جو اُس کی نظروں کے سامنے تھی شرمندگی کی پروا نہ کر کے صلیب کا دُکھ سہا اور خدا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا۔'' (عبرانیوں ۱۲:۱-۲)

دوڑ میں دوڑنا کوئی آسان کام نہیں، اِنسان تھک کر چور ہو جاتا ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ رستے میں رکاوٹیں اور تکلیفیں ہوں، اور ہم ہمت ہار کر بیٹھ جائیں۔ پولس رسول آیت ۱۵ اور ۱۶ میں دو اہم اُصول بیان کرتا ہے جن کی مدد سے ہم اِس دوڑ کو آخری دم تک جاری رکھ سکتے ہیں، وہ لکھتا ہے، ''پس ہم میں سے جتنے کامِل ہیں یہی خیال رکھیں اور اگر کسی بات میں تمہارا اَور طرح کا خیال ہو تو خدا اُس بات کو بھی تم پر ظاہر کر دے گا، بہر حال جہاں تک ہم پہنچے ہیں اُسی کے مطابق چلیں۔''

ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنا ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ ہم کامیاب ہوں، شائد ہم اپنے طور پر ہر بات کو نہ سمجھتے ہوں، لیکن اگر ہم مسیح کی خاطر زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو خدا ہم پر ہر وہ بات عیاں کرے گا جو ہم

کامیابی تک پہنچنے کے لئے جاننا چاہتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ہمیں اپنے ماضی کے گناہوں اور قصوروں کو آگے بڑھنے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننے دینا چاہیے، ہمارے ماضی کی فتوحات اور کامیابیاں آگے سے آگے جانے کا جذبہ اور حوصلہ پیدا کر سکتی ہیں۔ اگر ہمیں مسیح میں نئی زندگی کا تحفہ مِلا ہے تو ہم وہ نہ رہے جو پہلے تھے، ہم نے اپنے اِس سفر میں ترقی کی ہے، اور رکاوٹوں اور مصیبتوں پر قابو پایا ہے۔ ہاں، یہ الگ بات ہے کہ ہم پولس رسول کی طرح ابھی تک کاملیت تک نہیں پہنچے، لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ آج ہم پہلے سے کہیں زیادہ مسیح کی طرح ہیں۔ کیا ہم نے یہ سب کچھ جو اِتنی تکلیفوں کے بعد حاصل کِیا ہے چھوڑ دیں؟

لیکن سوال یہ ہے کہ ہم آگے کیسے بڑھیں؟ ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ صحیح اور دُرست راستہ کون سا ہے جس کی ہم نے پیروی کرنی ہے؟ پولس رسول آیت ۱۷ میں اِس کا جواب دیتا ہے، ''اے بھائیو! تم سب مِل کر میری مانند بنو اور اُن لوگوں کو پہچان رکھو جو اِس طرح چلتے ہیں جس کا نمونہ تم ہم میں پاتے ہو۔''

اِس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمیں اِس دوڑ کو جیتنے کے لئے اپنے جیسے ہمخیال لوگوں سے سنگت و رفاقت رکھنی چاہیے تاکہ وہ ہماری مدد و راہنمائی کریں۔ ہمیں اپنے آپ ہی سے محنت و کوشش نہیں کرتے رہنا، پاک کلام میں لکھا ہے، ''محبت اور نیک کاموں کی ترغیب دینے کے لئے ایک دوسرے کا لحاظ رکھیں اور ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہونے سے باز نہ آئیں جیسا بعض لوگوں کا دستور ہے

بلکہ ایک دوسرے کو نصیحت کریں اور جس قدر اُس دِن کو نزدیک ہوتے ہوئے دیکھتے ہو اُسی قدر زیادہ کِیا کرو۔" (عبرانیوں ۱۰: ۲۴-۲۵)

ایک اَور بات جو ہمیں لازمی کرنا ہے کہ ہم پولس رسول کی مِثال و نمونے کو ہر وقت سامنے رکھیں، اگر ہم جاننا چاہتے ہیں کہ مسیح کی خاطر کیسے زندگی گزاریں، تو مسیح کے رسولوں سے بڑھ کر ہمارے لئے مِثال و نمونہ اَور کیا ہو گا؟ یہ ایک وجہ ہے جس کی بِنا پر نہایت ضروری ہے کہ ہم اِنجیل مقدس میں جو لکھا ہوا ہے اُس کا بغور مطالعہ کریں، کیونکہ اِسی مقدس کتاب میں ہمیں رسولوں کی تعلیم اور اُن کے حالاتِ زندگی کے بارے میں علم حاصل ہو گا۔

پولس رسول اَب اُن لوگوں کے درمیان جو مسیح کی خاطر زندگی بسر کرنا قبول کرتے ہیں اور جو قبول نہیں کرتے، ایک فرق پیش کرتا ہے۔ آیت ۱۸ سے لے کر ۴ باب کی پہلی آیت تک وہ لکھتا ہے، "کیونکہ بُہتیرے ایسے ہیں جن کا ذکر مَیں نے تم سے بارہا کِیا ہے اور اَب بھی رو رو کر کہتا ہوں کہ وہ اپنے چال چلن سے مسیح کی صلیب کے دُشمن ہیں، اُن کا انجام ہلاکت ہے، اُن کا خدا پیٹ ہے، وہ اپنی شرم کی باتوں پر فخر کرتے ہیں اور دُنیا کی چیزوں کے خیال میں رہتے ہیں، مگر ہمارا وطن آسمان پر ہے اور ہم ایک مُنجی یعنی خداوند یسوع مسیح کے وہاں سے آنے کے اِنتظار میں ہیں۔ وہ اپنی اُس قوت کی تاثیر کے مُوافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صُورت پر بنائے گا۔ اِس واسطے اے میرے

پیارے بھائیو! جن کا مَیں مشتاق ہوں جو میری خوشی اور تاج ہو، اے پیارو! خداوند میں اِسی طرح قائم رہو۔"

ہم میں سے ہر ایک کو اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنے کی ضرورت ہے کہ ہمارا دِل و دماغ دُنیاوی چیزوں کی طرف ہے یا ہماری نظریں آسمان پر اپنے نجات دہندے مسیح خداوند کا بے چینی سے اِنتظار کر رہی ہیں۔ کیا ہم خداوند میں اِسی طرح قائم و دائم ہیں؟ کیا ہمارا مسیح کی پیروی کرنا محض لفظی یا معمول کا ایک عمل ہے یا ہم واقعی اُس کی مانند زندگی بھی گزارتے ہیں؟

دسواں باب

یکدِل رہیں

(فِلپّیوں ۴:۲-۹)

زندگی میں سب سے مشکل سوال جس کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ ہے کہ ہم دوسروں سے کِس طرح صحتمند تعلقات اُستوار کریں۔ ہماری سمجھ و احساس دوسروں سے مختلف ہے، ہماری سوچ کا انداز دوسروں سے بالکل الگ ہے، ہم اپنے رنگ ڈھنگ اور طرز و اسٹائل سے کام کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم سب سے زیادہ سوجھ بوجھ رکھتے ہیں، اِسی لئے دوسروں کی تو بات چھوڑیں ہم مسیح کے پیروکاروں کے ساتھ بھی تعلقات بہتر نہیں رکھ سکتے۔ فلپی میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے نام اپنے الہامی خط میں پولس رسول کہتا ہے کہ ہم کیسے آپس کے اختلافات مِٹا کر پیار محبت اور بھائی چارے سے رہ سکتے ہیں۔ ۴ باب کی ۲ سے ۳ آیت میں وہ لکھتا ہے، ''مَیں یوؔدیہ کو بھی نصیحت کرتا ہوں اور سُنتخے کو بھی کہ وہ خداوند میں یکدل رہیں، اور اَے سچے ہمخدمت! تجھ سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ تُو اُن عورتوں کی مدد کر کیونکہ اُنہوں نے میرے ساتھ خوشخبری پھیلانے میں کلیمینس اور میرے اُن باقی ہمخدمتوں سمیت جانفشانی کی جن کے نام کتابِ حیات میں درج ہیں۔''

مسیح میں اپنے بھائی کے ساتھ تعلقات بڑھانے میں سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ ہم سمجھیں اور جانیں کہ ہماری بہت ساری باتیں مشترک ہیں۔ پولس رسول یوؤدیہ اور سُنتخے سے پُرزور اِلتجا کرتا ہے کہ خداوند میں ایک رہو، یہ دونوں خواتین مسیح کی پیروکار تھیں۔ اگر مسیح ہمارا خداوند ہے تو پھر ہم اپنے آپ کے نہیں، ہمیں پھر اپنی ذاتی خواہشات اور اختلافات کو پَرے پھینک کر پورے طور پر خداوند کی مرضی کے سُپرد کر دینا ہے۔ پولس رسول اِن خواتین کے بارے میں یہ بھی کہتا ہے کہ دونوں نے اِنجیل کی خوشخبری پھیلانے میں اُس کا بھرپور ساتھ دیا ہے۔ جب ہماری زندگی کا مقصد و گول ایک ہی ہو تو پھر ہمیں اُس تک پہنچنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے۔ اِن دونوں خواتین کے نام ''کتابِ حیات'' میں لکھے ہوئے تھے، یہ روزِ قیامت کی طرف اِشارہ ہے جب ہم سب خدا کے تخت کے سامنے حاضر ہوں گے اور جو کچھ ہم نے اِس دُنیا میں کِیا اُس کا حساب دیں گے۔ پاک صحائف کے مطابق جن کا نام ''کتابِ حیات'' میں نہیں ہو گا وہ جہنم کی آگ میں پھینکے جائیں گے۔ یہ بات نہایت اہم اور غور کرنے کے قابل ہے کہ ہمارے نام ''کتابِ حیات'' میں اِس لئے نہیں لکھے گئے کہ ہم نے کوئی اچھے اور نیک کام کِئے ہیں، بلکہ اِس لئے کہ ہمارا ایمان مسیح یسوع پر ہے، اور جس کے ساتھ ہم نے آسمان پر ہمیشہ کی زندگی گزارنی ہے، ضروری ہے کہ اُس کے ساتھ ہم ابھی سے خوشگوار رشتہ جوڑنے کی کوشش کریں۔ ہمیں یہ بات تسلیم کرتے ہوئے شرم محسوس نہیں کرنی چاہیئے کہ ہم اپنی صلاحیت و اہلیت پر بھروسہ کر کے دوسروں کے ساتھ ہر وقت اچھے تعلقات

استوار نہیں کر سکتے، اکثر ہمیں اِس سلسلے میں مدد کی ضرورت پڑتی ہے، اِسی لئے پولس رسول کہتا ہے کہ اِن دونوں خواتین کی مدد کی جائے۔ یہی ایک وجہ ہے کہ مسیح کے پیروکار باقاعدگی کے ساتھ اکٹھے ہوتے ہیں تاکہ ایک دوسرے کا حوصلہ بڑھائیں اور مدد کریں۔

کہنا آسان ہے اور کرنا مشکل، محبت و بھائی چارے کی باتیں کرنا اور لکھنا اَور بات ہے اور اِن پر عمل کرنا بالکل اَور بات۔ تو سوال یہ ہے کہ کسی سے تعلقات بہتر بنانے کیلئے بُنیادی باتیں کون سی ہیں؟ آیت ۴ سے ۹ میں پولس لکھتا ہے، ''خداوند میں ہر وقت خوش رہو، پھر کہتا ہوں کہ خوش رہو، تمہاری نرم مزاجی سب آدمیوں پر ظاہر ہو۔ خداوند قریب ہے، کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دُعا اور مِنت کے وسیلہ سے شکر گزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں، تو خدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے تمہارے دِلوں اور خیالوں کو مسیح یسوع میں محفوظ رکھے گا۔ غرض اے بھائیو! جتنی باتیں سچ ہیں اور جتنی باتیں شرافت کی ہیں اور جتنی باتیں واجب ہیں اور جتنی باتیں پاک ہیں اور جتنی باتیں پسندیدہ ہیں اور جتنی باتیں دِلکش ہیں، غرض جو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں اُن پر غور کِیا کرو، جو باتیں تم نے مجھ سے سیکھیں اور حاصِل کِیں اور سُنیں اور مجھ میں دیکھیں اُن پر عمل کِیا کرو تو خدا جو اطمینان کا چشمہ ہے تمہارے ساتھ رہے گا۔''

اپنے اِس بیان میں پولس رسول مسیح کے پیروکاروں کو چند ضروری ہدایات دیتا ہے، جن پر عمل کر کے وہ ایک دوسرے سے صلح صفائی کر کے اچھے

تعلقات اُستوار کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلی ہدایت یہ ہے کہ خوش رہو، یہ وہی ہدایت ہے جو وہ ۳ باب کی پہلی آیت میں دے چُکا ہے، اپنے اِس خط میں پولس رسول نے خوش رہنے پر بار بار زور دیا ہے۔ اِس کی ایک وجہ شائد یہ ہے کہ جب ہم خوشی سے بھرے ہوئے ہوں تو ہمارے لئے کسی کے ساتھ غُصے ہونا یا دِل برداشتہ ہونا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ غور فرمایئے کہ پولس رسول جس خوشی کی بات کر رہا ہے وہ خداوند مسیح میں خوش ہونا ہے۔ جب ہم سوچتے ہیں کہ خدا نے ہمارے لئے کِتنے عجیب کام کِئے ہیں، بلکہ وہ آج بھی کر رہا ہے تو مسیح میں زندگی کی ساری تکلیفوں اور ناراضگیوں کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی۔

پولس رسول دوسری ہدایت یہ دیتا ہے کہ ''تمہاری نرم مزاجی سب آدمیوں پر ظاہر ہو۔'' وہ لفظ جس سے ''نرم مزاجی'' ترجمہ کِیا گیا ہے، ایک مہربان و رحیم اور معقول و مناسب رُوح کی طرف اشارہ کرتا ہے، ایک ایسی رُوح جو اپنے حقوق کا مطالبہ نہیں کرتی بلکہ اُنہیں چھوڑ دیتی ہے۔ جب ہم اپنی خواہشات پر دوسروں کی خواہشات کو ترجیح دیں گے تو ہمارے لئے دوسروں سے تعلقات قائم رکھنے میں دُشواری پیش نہیں آئے گی۔ جب ہم اِس طرح کا سلوک و برتاؤ کریں گے تو کیا لوگ ہماری حلیمی اور فروتنی سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی کوشش نہیں کریں گے؟ پولس رسول اِس سوچ کو ردّ کرتا ہوئے کہتا ہے، ''خداوند قریب ہے۔'' مسیح دیکھ رہا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے، وہ ہمیں تسلی دینے، ہماری راہنمائی کرنے، ہماری نگہبانی کرنے اور ہمارا دفاع و حفاظت کرنے کیلئے ہمارے ساتھ ساتھ ہے۔ جب کہ مسیح ہمارے قریب ہے تو ہمیں یہ یقین و

بھروسہ ہونا چاہیے کہ وہ ہمارے حقوق کا خیال رکھے گا، اور ہمیں اِس سلسلے میں فکرمند ہونے کی قطعی ضرورت نہیں۔

پولس رسول کی تیسری ہدایت یہ ہے کہ ''کسی بات کی فکر نہ کرو...'' اکثر ہم پریشانی اور فکرمندی کے سبب سے بدمزاج ہو جاتے ہیں، اور دوسروں پر غصہ نکالتے ہیں۔ پہلی نظر میں لگتا ہے کہ پولس رسول نے کوئی ناممکن و مشکل حُکم دے دیا ہے، کیونکہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی فکرمندی اور پریشانی کے بغیر رہ سکے؟ پولس اِس کا جواب یہ دیتا ہے کہ ہمیں خدا کے حضور اپنی ہر مشکل کیلئے دُعا کرنی چاہیے، یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ فکرمندی و پریشانی ایمان کی کمی یا کمزوری کی علامت ہے۔ اگر ہم خدا کے ہیں، اور اگر ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ہم سے محبت رکھتا ہے، اگر ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ طاقت و قدرت والا خدا ہے تو پھر ہمیں پورا بھروسہ و اعتماد ہونا چاہیے کہ ہمیں کیسی بھی مشکل کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے تو ہماری حفاظت و نگہبانی کرے گا۔ پطرس رسول ایک اَور مقام پر لکھتا ہے، ''اپنی ساری فکر اُسی پر ڈال دو کیونکہ اُس کو تمہاری فکر ہے۔'' (۱-پطرس ۵:۷)

جب ہم اپنی مشکلات اور تکلیفیں خدا کے سامنے دُعا میں لاتے ہیں تو ہم سارا اختیار اُس کے ہاتھ میں سُونپ دیتے ہیں، لیکن ایک ضروری شرط بھی ہے، پولس رسول لکھتا ہے کہ ہمیں اپنی دُعا اور مِنت شکرگزاری کے ساتھ خدا کے حضور پیش کرنی چاہییں۔ خدا ہمارے لئے اَور کیوں کرے جب کہ وہ پہلے ہی ہمارے لئے اِتنا کچھ کر چُکا ہے اور ہم اُس کے شکرگزار بھی نہیں۔ جب ہم اپنی

تکلیفیں اور پریشانیاں شکرگزار دِل کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کرتے ہیں تو پھر وہ ہمارے دِلوں اور خیالوں کو مسیح یسوع میں محفوظ رکھے گا۔

ایک اَور بُنیادی بات جو دوسروں کے ساتھ محبت و بھلائی کا رشتہ قائم کرنے میں مدد دے سکتی ہے، یہ ہے کہ ہم ہر بات اچھی طرح دھیان سے محتاط ہو کر سوچیں، پولس رسول کی فہرست میں سے ہم صرف چند خوبیوں کا ذکر کریں گے۔ وہ لکھتا ہے کہ ہم وہی سوچیں جو سچ ہے، اکثر ہم دوسروں کے بارے میں غلط سوچنا شروع کر دیتے ہیں اور بعد میں پتہ چلتا ہے کہ جو ہم نے کسی سے سُنا ہے وہ سچ نہیں کیونکہ سارے حقائق ہمارے سامنے نہیں۔ پولس کہتا ہے کہ وہ سوچیں جو واجب ہے، بہت ساری باتیں ایسی ہیں جن سے ہمارا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا، یہ ہمارے لئے بہتر ہو گا کہ اگر ہم دوسروں کے ساتھ بہتر تعلقات رکھنے کے لئے اُن باتوں میں دخل اندازی نہ کریں جہاں ہمارا کوئی حق نہیں بنتا۔ پولس رسول کہتا ہے کہ ہم وہ باتیں سوچیں جو پسندیدہ ہیں، دوسرے لفظوں میں یہ کہ ہم وہ باتیں نہ سوچیں جن سے بدمزگی اور لڑائی جھگڑا پیدا ہو سکتا ہے۔ آخر میں وہ کہتا ہے کہ ہماری سوچ اور خیال دلکش اور تعریف کے قابل ہونے چاہییں، اگر ہم ہر وقت دوسروں کی اچھی باتوں پر غور کریں گے تو ہمارے لئے کسی کے ساتھ بھی اچھے تعلقات قائم رکھنا مشکل نہیں ہو گا۔

ایک اَور بات بھی جس کو سامنے رکھ کر ہم دوسروں کے ساتھ پیار محبت سے رہ سکتے ہیں، تین باب کی آیت ۱۷ میں پولس رسول اپنے پڑھنے والوں کو ہدایت دیتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ سب مِل کر اُس کی مانند بنیں، اور ۴ باب

کی آیت ۹ میں وہ مسیح کے پیروکاروں کو ہدایت دیتا ہے کہ وہ نہ صرف اُس کی مانند بنیں بلکہ اُن باتوں پر بھی عمل کریں جو اُس نے سکھائی ہیں، اور جب ہم اِن باتوں پر عمل کریں گے تو خدا جو اِطمینان کا چشمہ ہے ہمارے ساتھ رہے گا، اور اگر ہمارا خدا کے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ اِطمینان نہیں ہے تو ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا ہے کہ کیا ہم رسولوں کی تعلیم اور نمونے کی تابعداری کر رہے ہیں۔

گیارھواں باب

اطمینان

(فِلپّیوں ۴: ۱۰۔۲۳)

کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کی گزر بسر کی تمام تر ذمہ داری دُنیا کی ہے، جو اُن کے پاس ہے یا لوگ جو اُن کے لئے کر تے ہیں اُس کے شکرگزار ہونے کی بجائے وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ اُنہیں مِلا ہے، وہ اُن کا حق ہے۔ یہ رویہ پولس رسول کے رویے سے بالکل برعکس ہے، باب ۴ کی ۱۰ سے ۲۰ آیت میں وہ فلپی میں رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کو لکھتا ہے، ''خداوند میں بہت خوش ہوں کہ اَب اِتنی مدت کے بعد تمہارا خیال میرے لئے سرسبز ہوا، بے شک تمہیں پہلے بھی اِس کا خیال تھا مگر موقع نہ مِلا، یہ نہیں کہ مَیں محتاجی کے لحاظ سے کہتا ہوں کیونکہ مَیں نے یہ سیکھا ہے کہ جس حالت میں ہوں اُسی پر راضی رہوں۔ مَیں پست ہونا بھی جانتا ہوں اور بڑھنا بھی جانتا ہوں، ہر ایک بات اور سب حالتوں میں مَیں نے سَیر ہونا، بھوکا رہنا اور بڑھنا گھٹنا سیکھا ہے، جو مجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں مَیں سب کچھ کر سکتا ہوں، تَو بھی تم نے اچھا کِیا جو میری مُصیبت میں شریک ہوئے، اور اے فلپیو! تم خود بھی جانتے ہو کہ خوشخبری کے شروع میں جب مَیں مَکدُنیہ سے روانہ ہوا تو تمہارے سِوا کسی کلیسیا نے لینے دینے کے مُعاملہ میں میری مدد نہ کی۔ چنانچہ تھسلنیکے میں بھی میری

اِحتیاج رفع کرنے کے لئے تم نے ایک دفعہ نہیں بلکہ دو دفعہ کچھ بھیجا تھا، یہ نہیں کہ مَیں اِنعام چاہتا ہوں بلکہ ایسا پَھل چاہتا ہوں جو تمہارے حساب میں زیادہ ہو جائے، میرے پاس سب کچھ ہے بلکہ اِفراط سے ہے، تمہاری بھیجی ہوئی چیزیں اِپفر دِتُس کے ہاتھ سے لے کر مَیں آسودہ ہو گیا ہوں، وہ خوشبو اور مقبول قربانی ہیں جو خدا کو پسندیدہ ہے، میرا خدا اپنی دولت کے موافق جلال سے مسیح یسوع میں تمہاری ہر ایک اِحتیاج رفع کرے گا، ہمارے خدا اور باپ کی ابدالاباد تمجید ہوتی رہے، آمین۔

اپنے خط کے اِس حصے میں پولس رسول فلپی میں رہنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ اُنہوں نے اُسے یاد رکھا۔ پولس کے لئے اپنی ہمدردی اور فکر مندی کے اِظہار کے طور پر اُنہوں نے اُسے ایک تحفہ دیا۔ اگر فلپی کے رہنے والے پولس رسول کو تحفہ نہ بھی بھیجتے تو کیا وہ پولس اور اُس کی تکلیفوں کے بارے میں فکرمند نہ ہوتے؟ ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا تھا، وہ فکرمند تو تھے مگر اپنی فکرمندی دِکھانے کا موقع نہ مِل سکا تھا۔ ہمارے لئے یہاں ایک نہایت اہم سبق ہے، ہمیں کسی کی ظاہری حالت دیکھ کوئی فیصلہ یا رائے قائم نہیں کر لینی چاہیے۔ کسی کی ہمارے لئے فکرمندی اُس سے تھوڑا یا زیادہ یا کچھ بھی نہ مِلنے سے ظاہر نہیں ہوتی۔ ایک اَور مقام پر پولس رسول لکھتا ہے، ''کیونکہ اگر نیت ہو تو خیرات اُس کے مُوافق مقبول ہو گی جو آدمی کے پاس ہے نہ اُس کے مُوافق جو اُس کے پاس نہیں۔'' (۲-کرنتھیوں ۸:۱۲)

مسیح یسوع نے اُس بیوہ کی بہت تعریف کی جس نے اپنا سب کچھ خدا کو دے دیا حالانکہ مالی لحاظ سے اُس کے ہدیہ کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ پاک کلام میں لکھا ہے کہ فلپی میں مسیح کے پیروکار اُس بیوہ کی طرح انتہائی مفلس و غریب تھے۔ پولس رسول کہتا ہے کہ اپنی غربت و مفلسی کے باوجود وہ اُسے بار بار تحفے تحائف بھیجتے رہے۔

ہم نہیں جانتے کہ فلپی کے رہنے والوں نے پولس رسول کو کِتنا دیا، کیونکہ وہ غریب و محتاج تھے یقینا وہ ایک چھوٹی رقم ہی ہو گی۔ شائد وہ پریشان و فکرمند ہوں کہ اُن کا تحفہ پولس کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی نہیں، اِسی لئے پولس رسول اُنہیں کہتا ہے کہ وہ اُس کی مالی حالت کے بارے میں پریشان نہ ہوں۔ پولس نے ہر حالت میں مطمئن و خوش رہنا سیکھا تھا، خواہ اُس کے پاس زیادہ ہو یا کم، کیا ہمارا رویہ پولس کے رویہ کی مانند ہے؟ کیا ہم صرف اُسی وقت مطمئن و خوش ہوتے ہیں جب ہمیں کسی سے کچھ ملتا ہے؟ ہم اپنی محتاجی اور ضرورت کے باوجود مطمئن و خوش رہ سکتے ہیں؟ کوئی بھوک، محتاجی اور غربت میں کیسے خوش رہ سکتا ہے؟ پولس رسول کا جواب یہ ہے کہ، ''جو مجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں مَیں سب کچھ کر سکتا ہوں۔'' (فلپیوں ۴:۱۳)

بات اپنی طاقت اور قابلیت پر بھروسہ کرنے کی نہیں، اور نہ ہی دوسروں پر انحصار کرنے کی ہے۔ ہم کسی بھی حالت میں اور کسی بھی مصیبت و تکلیف کا سامنا کر سکتے ہیں اگر ہم مسیح یسوع پر مکمل بھروسہ کریں۔ مطمئن ہونے اور خوش رہنے کے لئے حالات و وجوہات کے سہارے کی ضرورت نہیں

بلکہ مسیح پر ہمارے اعتقاد و بھروسہ پر ہے۔ پطرس رسول لکھتا ہے، ’’اُس کی الٰہی قدرت نے وہ سب چیزیں جو زندگی اور دینداری سے متعلق ہیں ہمیں اُس کی پہچان کے وسیلہ سے عنایت کِیں جس نے ہم کو اپنے خاص جلال اور نیکی کے ذریعہ سے بُلایا۔‘‘ (۲-پطرس ۱:۳)

اگر ہم مطمئن و خوش نہیں ہیں، اگر ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے پاس وہ نہیں جو ہونا چاہیے تھا تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ابھی مسیح یسوع کو ویسے نہیں جانتے جیسے ہمیں جاننا چاہیے۔

اگرچہ پولس رسول فلپی کے رہنے والے مسیح کے پیروکاروں کے تحفہ کا شکریہ ادا کرتا تھا، مگر اُس کی نظر میں تحفہ کی اِتنی اہمیت نہیں تھی جتنی تحفہ دینے والوں کی تھی۔ اُس نے تحفہ اپنی خوشی کے لئے نہیں بلکہ دینے والوں کی خوشی کی خاطر قبول کِیا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ تحفہ دے کر خدا کی برکت پائیں، اِسی لئے وہ اِس تحفہ کے بارے میں کہتا ہے، ’’وہ خوشبو اور مقبول قربانی ہیں جو خدا کو پسندیدہ ہے۔‘‘ (فلپیوں ۴:۱۸) زندگی میں ایسا موقع بھی آتا ہے کہ ہم کسی کا تحفہ قبول کرنے سے اِنکار کرنا چاہتے ہیں، شائد اپنے مال کی فراوانی کی وجہ سے، یا شائد دینے والا ہم سے کہیں زیادہ ضرورت مند ہے، لیکن ہمیں ایسی حالت میں محتاط و خبردار رہنے کی ضرورت ہے کہ کہیں دینے والا یہ محسوس نہ کرے کہ خدا کی راہ میں اُس کی قربانی کو کوئی حیثیت و اہمیت نہیں دی جا رہی۔

ایک اَور سبق جو ہم پولس رسول سے سیکھ سکتے ہیں وہ ہے حساب کتاب دینے کی ذمہ داری۔ اپنے اِس بیان میں وہ بہت سے جملے یا الفاظ اِستعمال کرتا

ہے جو تجارتی اور مالی لین دین کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اُس نے جو زبان اِستعمال کی اُس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ وہ ایک رسول تھا مگر جو اُسے مِلا خواہ وہ تحفہ ہی تھا پھر بھی وہ اُس کا حساب کتاب دینا اپنا فرض سمجھتا تھا، آیت ۱۸ میں جو جملہ اُس نے اِستعمال کِیا اُس کا یوں ترجمہ کِیا گیا ہے، ''میرے پاس سب کچھ ہے۔'' مگر حقیقت میں اِس کا مطلب ہے، ''سب مِل گیا ہے،'' پولس رسول نے جس وقت یہ خط لکھا یہ جملہ رسیدوں پر اِسی طرح اِستعمال ہوتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ پولس فلپی کے رہنے والوں کو اُس کی رسید دے رہا تھا جو اُس کو اُن کی طرف سے مِلا تھا۔ وہ اُن کو بتا رہا تھا کہ یہ تحفہ اُسی مقصد کے لئے اِستعمال ہو گا جس کے لئے اُنہوں نے اِسے دیا ہے، یعنی یہ تحفہ خدا کو جلال دینے کے کام آئے گا۔ پولس رسول اُن کو یہ بھی یقین دِلاتا ہے کہ اُنہوں نے خدا کو جلال دینے کے لئے کھلے دِل سے دیا ہے، لہٰذا خدا بھی اُن کی ہر ایک ضرورت کو پورا کرے گا۔

پولس رسول اپنا خط اِن الفاظ کے ساتھ ختم کرتا ہے، ''ہر ایک مُقدس سے جو مسیح یسوع میں ہے سلام کہو، جو بھائی میرے ساتھ ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں، سب مُقدس خُصوصاً قیصر کے گھر والے تمہیں سلام کہتے ہیں، خداوند یسوع مسیح کا فضل تمہاری رُوح کے ساتھ رہے...'' (فلپیوں ۴:۲۱-۲۳)

باہمی اِتفاق و بھائی چارہ ایک ایسی چیز ہے جس پر پولس رسول اپنے سارے خط میں زور دیتا ہے، اپنے خط کو ختم کرنے سے پہلے وہ اپنا ذاتی سلام اور دُعا فلپی کے رہنے والے مسیح کے ہر ایک پیروکار کو دیتا ہے، وہ کسی کے نام

کو بھی نظر انداز نہیں کرتا یا کسی سے بھی لاپرواہی نہیں کرتا، وہ ہر کسی کے لئے خدا کی برکت چاہتا ہے۔ وہ فلپی میں مسیح کے پیروکاروں کو مسیح کی برکات یاد دِلا کر اُنہیں حوصلہ و اُمید دیتا ہے کہ وہ اکیلے نہیں ہیں۔ وہ قیصر کے گھر والے مُقدسوں کا سلام بھی اُن سب تک پہنچاتا ہے۔ مسیح یسوع میں سب ایک ہیں، خواہ ہم غریب کی جھونپڑی میں ہوں یا کسی بادشاہ کے محل میں۔

پولس رسول اپنا خط اُسی طرح ختم کرتا ہے جس طرح اُس نے شروع کِیا تھا، یعنی اپنے ہر پڑھنے والے کے لئے خداوند یسوع مسیح کا فضل چاہتا ہے، اپنے سارے خط میں اُس نے خوش و مطمئن رہنے پر بھی زور دیا ہے، فضل، خوشی اور اطمینان ہمیں صرف اُسی صورت میں مِل سکتا ہے، جب ہم پورے دِل سے مسیح یسوع کو جانیں اور اُس کی پیروی کریں۔ کیا آپ مسیح کو جانتے ہیں؟